

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ
مباحثات

بروز جمعہ مورخہ 26 دسمبر 1997

(بمطابق 25 شعبان 1418 ہجری)

شمارہ 10

جلد 9



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

- | | |
|----|---|
| 1 | 1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ |
| 2 | 2- نشاندہ سوالات اور ان کے جوابات |
| 52 | 3- رخصت کے لئے معزز اراکین کی درخواستیں |
| 54 | 4- ایف سی آر چالیس کے بارے میں قرارداد |
| 68 | 5- اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر بحث |

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ۔

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 26 دسمبر 1997ء بمطابق 5 شعبان 1418 ہجری صبح دس بجکر تیرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر حاجی محمد عدیل مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ
وَلَمَنْ أَنْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ - إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ
يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ - أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ - وَلَمَنْ
صَبَرَ وَعَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ -

ترجمہ: اور برائی کا بدلہ برائی ہے۔ ویسی ہی لیکن جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ رہا۔ بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جو اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ (برابر کا) لے لے، سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔ الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے (پھرتے ہیں) ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے، البتہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

(پارہ 25 سورۃ شوریٰ آیت 39 تا 43۔)

جناب ڈپٹی سپیکر، انریبل ممبر سلیم سیف اللہ خان صاحب۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر! میری آپ سے صرف یہ گزارش ہے کہ پرسوں جو واقعات صوبہ سرحد کے ایک پرامن علاقے ایٹ آباد کے مقام پر ہوئے اور جو وہاں جانی اور مالی نقصان ہوا اس سلسلے میں میں نے آج ایک تحریک التواء آپ کے دفتر میں جمع کی ہے، میری آپ سے گزارش ہوگی کہ اس کو ترجیح دی جائے۔ یہ میری آپ سے ریکوئسٹ ہوگی۔

نشانزدہ سوالات اور اس کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے جی۔ آپ کی وہ تحریک التواء آجائے تو۔

Question's Hour. Now I will request Mr. Ahmad Hassan Khan, honourble Member to please ask his Question No. 82. (Not present, it lapses). Now I will request honourable Member Abdul Haleem Qasuria, to please ask his Question No. 161. (Not present, it lapses.) Now I will request honourable Member Hamidullah Khan, to please ask his Question No. 172. (Not present, it lapses.) Now I will request honourable Member Pir Muhamamad Khan, to please ask his Question No. 295.

- *295۔ جناب پیر محمد خان، کیا وزیر تعلیم صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
- (الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہستان میں زنانہ P.T.C ٹیچرز دوسرے علاقوں سے تعینات کی گئی ہیں؟
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیچرز غیر تربیت یافتہ ہیں؟
- (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زنانہ ٹیچرز کو میرے حلقہ نیابت P.F.71 میں تبدیل کیا گیا ہے؟
- (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ستمبر 1996 تا جولائی 1997 کے دوران ضلع کوہستان اور کالا ڈھاکہ سے کون کونسی زنانہ ٹیچرز کو میرے حلقہ نیابت P.F.71 میں تبدیل کئے گئے ہیں، انکے نام، ولدیت اور سکونت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہاشم خان (وزیر تعلیم)، جواب۔

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) ستمبر 1996 تا 31 جولائی 1997 کے دوران ضلع کوہستان سے صرف تین P.T.C

زنانہ ٹیچرز کو PF.71 میں تبدیل کیا گیا تھا جنہیں اب واپس کوہستان بھیج دیا گیا

ہے۔

جناب پیر محمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! کونسل نمبر 295 الف،

ب ج، د۔ جناب سپیکر صاحب! زما خیال دے چہ منسٹر صاحب بہ پورا

معلومات کرے وی۔ پہ کوہستان کسب پہ پی تی سی پوسٹونو باندے

غیر قانونی بھرتی کیری، مخکنے ہم شوی دی او اوس ہم جاری دی، د Ban

باوجود ہم او د ہر غہ باوجود اوس ہم جاری دی۔ ہلتہ پہ دغہ کسب نے

Appointment اوکری او بیا نے زما حلقے تہ راترانسفر کوی۔ زما پہ خپلہ

حلقہ کسب Trained جینکنی ناستے دی۔ دلته د هغوی بھرتی خکک نہ کوی چہ

Ban دے نو ہلتہ راپے Untrained بھرتی کری او بیا نے دلته راولیری او

پوسٹونہ پرے بند کری او هغه Trained جینکنی دلته غریبانانے متاثرہ پاتے

دی نو جناب سپیکر صاحب د دے د پارہ ما نا کونسل ورکے وو۔ پہ تیر

اجلاس، پہ نومبر کسب وزیر صاحب د دے بارہ کسب پہ دے هافس کسب زما یو

کال اتینشن وو، دونی د هغے پہ جواب کسب ونیلی وو چہ مونرہ دا

Transfers cancel کری دی۔ پہ دیکسب دوی نورے نہ دی بنودلی، دوه درے

پکسب بنانی او نورے پیتووی۔ نورہم ما سرہ تفصیل شتہ دے چہ نور نے پکسب

ہم رابدل کری دی خو نور پیتووی، دونی پکسب دوه درے بنودلی دی او تیر

اجلاس کسب دونی اووے چہ دا مونرہ کینسل کری دی۔ پرون ما پہ تیلیفون

باندے پتہ کرے وہ، پرون نہ هغه بلہ ورخ، پرون چھتی وہ نو هغه نے لا نہ

دی کینسل کری۔ کوم چہ هغوی پہ منسٹر صاحب باندے پہ نومبر کسب اعلان

کرے وو، چہ هغه کینسل شوی دی نو پرون نہ هغه بلہ ورخ چہ ما پتہ اوکرہ

نو هغه ہم نہ دی کینسل شوی، منسٹر صاحب د دے د وضاحت اوکری۔

نومبر کنس نے پہ تا باندے پہ دے ہاؤسن کنس اعلان اوکرو او وائی چہ پہ 9.12،
 دا 9.12، دا پرون نہ ہفہ بلہ ورخے ما پتہ اوکریہ، اوس ما بیا ورتہ کال بک
 کرے دے۔ چہ اوس، نن شوی دی، نن سحر پورے نو پرون چہتی وہ او
 د ہفہ بل مازیگر پورے چہ د ہغوی چہتی کیدہ نو ما تپوس کرے وو او
 ہغوی ماتہ ونیلے وو چہ مونڑہ تہ ہیخ قسم آرڈرنہ دے راغلے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! زما ہم صاحبہ واوری کنہ۔ ما خو ورتہ
 اووے چہ انشاللہ دا Question's hour ختم شی، ہائریکٹر پرائمری بہر ناست
 دے، زہ، دونی او ہغوی بہ یو خانے کینو او دا خبرہ بہ مونڑہ بہر Take up
 کرو۔ کہ نور داسے، نورے استاذانے داسے وی چہ ہفہ Untrained پہ
 کوهستان کنس بہرتی شوی وی او د دونی حلقے تہ راگلے وی، لکہ خنگہ
 Undtrained کوهستان کنس خو نن، Undtrained بہرتی کیری، کہ داسے وی
 نو ما یو لسٹ د سیکرتری صاحب نہ چہ کوم دونی مخکنے اجلاس کنس
 ورکے وو نو پہ ہفہ باندے بہ ہم مونڑہ انکوائری کوف او انشاللہ چہ خنگہ
 انکوائری رپورٹ راشی، زہ بہ دونی۔-----

جناب پیر محمد خان، سپیکر صاحب! اوس ہم، دے نومبر کنس پہ کوهستان
 کنس بہرتی شوی دی او سولہ ہزار روپی ریت دے۔ زما یو دوست تلے وو،
 نوم نے نہ اخلم، د ہفہ نہ نے چودہ ہزار واخستے۔ ہفہ ما تہ وے چہ ما سرہ
 نے رعایت اوکرو، چہ تہ آشنا نے، تا نہ بہ چودہ ہزار واخلو۔ اوس پہ دے
 نومبر او دسمبر کنس اوس ہم جاری دے، لارشی انکوائری اوکری، چہاپہ
 پرے اولگوے۔ تاسو تہ چہ کوم سرے اعتماد خبرہ اوکری۔-----
وزیر تعلیم، پیر محمد خان! یارتہ خپلہ آورے او دبل نہ آورے۔

جناب پیر محمد خان، نو کہ ستاسو پرے اعتماد وی تہیک دہ، تہ یو رہنتونے
 سرے نے نو دبل سرے پہ ہفہ باندے ستا یقین وی۔ خو حالات داسے دی چہ
 پرائمری ایجوکیشن تباہ دے۔ پہ دیکنیں چہ کوم کرپشن دے، ہفہ د مانسہرے
 سکینڈل چہ کوم وو، تر اوسہ پورے پہ ہفہ کنس خوک سزا نہ شو۔ خوک پہ
 دغہ نہ شو، د اسمبلی ممبران پرے ستری شو، تکلیف نے اوکرو، انکوائریانے

اوشوے او تر اوسہ پورے سزا چا تہ ملاؤ نہ شوہ، ہفہ شے پہ دے صوبہ کین اوس ہم جاری دے۔ دیو طرف نہ تاسو ہفہ د میریت، میریت خیرے او د سیندیت ہفہ قصے کوے، دیل طرف نہ داسے حال دے چہ دومرہ رشوت زیات شوے دے۔ سپیکر صاحب! تاسو تہ نے پتہ دہ، یوہ ورخے ہفہ خبرہ چہ راغلہ نو تاسو ونیل چہ مخکنے بہ د خادرد پاسہ وو او اوس لاندے دے، فرق نشہ دے۔ ستاسو خبرہ وہ، ہم ہفہ خبرہ دہ۔ رشوت دومرہ زیات شوے دے چہ زہ تاسو تہ نشم ونیلے چہ دا کنٹرول بہ پہ خہ طریقہ کیری۔ دونی دے پہ خپلہ، تاسو انکوائری اوکریے۔ دے کوہستان باندے ہم یوہ چہاپہ اولگوے کنہ کہ د مانسرہ سکیندل نہ کم وو نو بیا ما تہ اووانے۔ دونی دے پخپلہ اوکری خو اعتماد دومرہ مہ کوہ پہ خپلہ عملہ باندے چہ یرہ زہ رشوت نہ اخلم نو دونی بہ نے ہم نہ اخلی۔ اوس ہم پہ رشوت باندے بھرتی جاری دہ۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Education again.

وزیر تعلیم: بھرتی چہ کوے دونی وائی چہ پہ خلوارلس زرہ یا پہ شپارس زرہ بھرتی شوی دی، دونی دے مالہ نوم راکری، زہ بہ اوس تپوس اوکرم۔
جناب پیر محمد خان: نوم خو نے درتہ ما اووے، تہ لہہ اوس انکوائری اوکری چہ خومرہ — نوم نہ نومونہ دی۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! دونی لکہ خنگہ چہ وائی انکوائری، چہ فلانے سری بھرتی شو پہ شپارس زرہ روپنی باندے نو سپیکر صاحب خہ خو بہ ما تہ نوم بنائی کنہ چہ فلانے اوشو او فلانے اونشو۔

جناب پیر محمد خان: زما خیال دے خلور میاشتے مخکنے ما چہ درتہ یو نوم درکریے وو د ہفے دے تر اوسہ انکوائری نہ دہ کریے، خلورمہ پنخمہ میاشت دہ۔ د دے د پارہ اوس کمیٹی مقرر کرنی چہ انکوائری اوکری۔ خیر دے کہ ما تہ نے اوس آرہر راکریے دے، دا آرہر دے بلہ ورخ Implement کری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر محمد خان صاحب! محترم وزیر صاحب نے پیشکش کی ہے کہ آپ سیشن کے بعد، کل یا کسی دوسرے وقت ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو جو آپ کے پاس انفارمیشن ہے وہ آپ انکو مہیا کر دیں اگر اس پر وہ ایکشن نہ لیں تو Then you

Thank you jee.

come back to the House. تھیک شوہ لہ جی۔

وزیر تعلیم: مونڑہ خو دے تہول ہاؤس تہ وایو، دے تہول ممبرز تہ وایو چہ د چا پہ علم کنیں کہ مخہ داسے خبرہ وی نو مونڑہ تہ دے راوری کہ مونڑہ ایکشن وانگست، مونڑہ پرے غلی شو یا چشم پوشی مو پرے اوکرہ نو بیا بیشکہ پہ اسمبلی کنیں، پہ فلور آف دی ہاؤس دے زمونڑہ خلاف تحریک پیش کری۔

Mr. Deputy Speaker: Now I will request honourable Member Abdul Subhan Khan, to please ask his Question No. 173.

*173۔ جناب عبدالسحان خان، کیا وزیر تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ،

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ مچی مردان میں ایک گورنمنٹ ہائی سکول موجود ہے؟
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کے گیٹ کے سامنے ایک سیلابی نالہ ہے؟
 (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں ٹیچنگ سٹاف کی کمی ہے؟
 (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ سکول کے لئے 25 کلو واٹ کا ٹرانسمارمر، 15 کمروں کی بجلی کی وائرنگ، سیلابی نالے پر پیل کی تعمیر، امتحانی ہال، اساتذہ اور لڑکوں کے لئے گروپ لیٹرین، کھیل کا میدان اور کم از کم ایک ایس ای ٹی اور دو سی ٹی پوسٹوں کی منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم، جواب۔

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے مگر یہ برساتی نالہ سکول کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔

(ج) 8 کمروں کی وائرنگ حکومت کی طرف سے جبکہ باقی کمروں کی وائرنگ اپنی مدد آپ کے تحت ہو چکی ہے اور سکول میں بجلی موجود ہے۔ اس کے علاوہ سکول میں گروپ لیٹرین اور کھیل کے میدان کی کمی ہے جس کے لئے فنڈز کی فراہمی کی صورت میں بندوبست کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جہاں تک برساتی نالے کا تعلق ہے تو اس پر پیل تعمیر کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ کونسل مردان سے رجوع کیا گیا ہے۔

دا وایم چہ بچو تہ دیر لونے تکلیف دے۔ نورہم دونی وائی چہ گروپ لیٹرین کھیل کے میدان کی کمی ہے، جس کے لئے فنڈز کی فراہمی کی صورت میں بندوبست کرنے کی کوشش کی جائیگی تو پہ دے گا گے، گی بانڈے خوزما یقین نہ وی خو بیا ہم کہ دا منسٹر صاحب رالہ راکری نو امید بہ ترے خکہ اوکرم چہ ددوی خاندانی دغہ داسے دے چہ ددوی پہ خبرہ بانڈے سرے یقین کولے شی خو چہ ددے پل متعلق چہ ایجوکیشن دیپارنمنٹ دا ونیلی دی چہ یہ برائی تالہ سکول کی راہ میں روکٹ نہیں ہے نو جی دوی د غلط بیانے نہ کار اغستے دے۔ دے تہ کہ دوی Priority ورکری نو زہ بہ مشکوریمہ خکہ چہ دا یو عوامی مسئلہ دہ او دعوامو پہ مفادو کین دہ۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Education please.

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! زہ بہ دوی لہ ہفہ خط ورکرم چہ کوم دسترکت کونسل تہ زمونرہ محکمے لیکلے دے، ما سرہ پہ فائل بانڈے دے۔ چہ خنگہ انشاء اللہ فارغ شو ددے اجلاس نہ نو دا خط بہ دوی لہ ورکرم چہ یہ محکمے لیکلی دی چہ دا دے دسترکت کونسل نہ جورشی خکہ چہ ماشومانو تہ تکلیف دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سبحان خان! تاسو مطمئن نے جی؟

وزیر تعلیم: خط دا دے ما سرہ پہ فائل کین شتہ دے، سبحان خان۔

جناب عبدالسبحان خان: دا تاسو جی سی اینڈ دہلیو تہ نہ کوف چہ دسترکت کونسل تہ مو کوف۔

وزیر تعلیم: سی اینڈ دہلیو سرہ فنڈز نشتہ او بیا دسترکت کونسل سرہ غہ لہ دیرے پیسے وی، دھنے نہ نے کوی۔ کہ دوی وائی چہ سی اینڈ دہلیو تہ نے اوکرہ نو سی اینڈ دہلیو تہ بہ نے ہم اوکرو، دوارو تہ بہ نے اوکرو چہ خنگہ ددوی خوبنہ وی۔

جناب عبدالسبحان خان: تہیک شوہ۔

وزیر تعلیم: چہ پہ کومہ دوی مطمئن کیری۔

جناب عبدالسبحان خان: صحیح شوہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: Now request.....

جناب نجم الدین خان: سر! د احمد حسن خان یو Assembly question وو،
دلته کینے تاسو ته Written ہم پر یخودے دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک ده جی، تاسو کینے۔

جناب نجم الدین خان: بنه سر، لږ راته او وانه چه Lapse شوے خو نه دے
جی۔ زه ډیر لیت نشومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نن زما خیال دے چه Double role ادا کوے۔

جناب نجم الدین خان: صاحب! زمونږه مشر راغله دے، سلیم صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه Question lapse شو جی۔ تاسو هغه وخت موجود

نه وے۔ ستاسو ذمه واری وه چه تاسو هغه وخت موجود وے۔ هغه تانم ما

Call کرے دے او د احمد حسن خان خط مونږه سره موجود وو لیکن نجم

الدین خان تاسو موجود نه وے۔ Now I will request Haji Ghafoor Khan

Jadoon, MPA to please ask his Question No. 176.

*176۔ جناب غفور خان جدون، کیا وزیر تعلیم از راه کرم ارشاد فرمائینگے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ GGHS کوٹھا کی عمارت پرانی اور بوسیدہ ہو چکی ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں بچیوں کے بیٹھنے کے لئے کوئی

ڈیسک، بنچ، سٹول وغیرہ موجود نہیں ہیں؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ GGHS اور GGHS گاڑ منارہ GGHS بام خیل میں

بچیوں کے لئے فرنیچر وغیرہ موجود نہیں؟

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں ایس ای ٹی اور دیگر سٹاف کی بھی

کمی ہے؟

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ

سکولوں کو سٹاف اور فرنیچر مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم، جواب۔

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں طالبات کی تعداد 398 ہے جبکہ چالیس ڈیسک اور چالیس بنچ

سکول میں موجود ہیں۔

- (ج) درست ہے مذکورہ گریڈز ہائی سکول میں فرنیچر نہ ہونے کے برابر ہے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔
- (د) مذکورہ سکولوں میں صرف دو 'ایس ای ٹی' کی کمی ہے۔
- (ه) مذکورہ سکولوں میں ایس ای ٹی کے علاوہ تمام سٹاف مہیا کر دیا گیا ہے۔ ایس ای ٹی کی تقرری پبلک سروس کمیشن سے سفارشات ملنے پر کی جائے گی جبکہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں فرنیچر مہیا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

جناب عقور خان جدون، Question No. 176 الف 'ب' 'ج' 'د' 'ه'۔ زہ د جناب وزیر تعلیم صاحب نہ نا تپوس کول غوازمہ چہ آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گریڈز ہائی سکول کوشہ کی عمارت پرانی اور بوسیدہ ہو چکی ہے؟ نو دوی وانی چہ یہ درست ہے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں بچیوں کے بیٹھنے کے لئے کوئی ڈیسک، بنچ یا ٹول وغیرہ موجود ہیں؟ نو دونی وانی چہ مذکورہ سکول میں طالبات کی تعداد 398 ہے جب کہ 40 ڈیسک اور 40 بنچ سکول میں موجود ہیں؟ د بچو تعداد غلور سوہ دے او Totally غلو بیبت بینچونہ دی۔ عرض دا کومہ، او پہ دیکبن یو Question دے او د ہنے پہ جواب کنیں دوی ورکری دی، چا ترے تپوس کرے دے چہ غومرہ پیسے تاسو د 1994 نہ واخلمے تر 1996 پورے خرش کپی دی نو دوی کرورونور روپو کنیں تعداد بنودلے دے، چہ دا دومرہ کرورونہ روپی ہونرہ د 1993 نہ واخلمے تر 1996 دسمبر پورے د دے فرنیچر پہ مد کنیں خرش کپی دی۔ بیا بنکتہ پہ پل سوال کنیں دی چہ گریڈز ہائی سکول مینی، گورنمنٹ گریڈز ہائی سکول گاڑ منارہ اور گورنمنٹ گریڈز ہائی بام خیل میں بچیوں کے لئے فرنیچر وغیرہ موجود نہیں ہے یا گورنمنٹ ہائی سکولوں میں فرنیچر نہ ہونے کے برابر ہے؟ نو دونی پہ جواب کنیں وانی چہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی او بیا بنکتہ مے دستاف تپوس کرے دے چہ صرف دو 'ایس ای ٹی' کی کمی ہے۔ پہ جواب کنیں دونی لیکلی دی چہ مذکورہ سکولوں میں ایس ای ٹیز کے علاوہ تمام سٹاف مہیا کر دیا گیا ہے۔ ایس ای ٹی کی تقرری پبلک سروس کمیشن سے سفارشات ملنے پر کی جائے گی جب کہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں فرنیچر مہیا کرنے کے لئے کوشش کی جائے گی۔' جناب سپیکر صاحب عرض دا دے چہ د 1993 نہ واخلمے چہ دوی

وئیلی دی چه دومره کرورونه روپنی مونزہ د فرنیچر پہ مد کنس خرخ
 کپی دی نو عرض دا کومه چه مہربانی دے اوکری کہ پہ فنڈز کنس غه کھے
 وی نو چه کومو سکولونو کنس فرنیچر شتہ نو د هغه سکولونو نہ دے
 فرنیچر واخلی او پہ کومو سکولونو کنس چه کھے وی نو هغه کھے دے
 دوی پورہ کری۔ بل عرض دا دے چه دوی وانی چه پبلک سروس کمیشن
 پبلک سروس کمیشن خو زما پہ خیال Totally 40 male او Female دوی له
 ستاف ورکری دے او د هغه زما پہ خیال میاشت او شوه چه میڈیکل او
 Police verification نے شوے دے۔ اوسہ پورے د هغوی فیصلہ ہم او نہ
 شولہ، تعیناتی نے او نہ شولہ۔ چه کوم سکولونہ خالی دی او چه کوم
 گورنمنٹ سکولونو کنس د ایس ای تہی تیچرانو کھے دے نو تاسو ما تہ دا
 اووانے چه دا نتیجہ بہ زمونزہ غه وی؟ دسمبر تہ اوگورے جی، د دسمبر
 میاشت راروانہ دہ، جنوری، فروری او پہ مارچ کنس بہ امتحان وی نو چه
 پہ کومو سکونو کنس د ایس ای تہی تیچران نہ وی او اوسہ پورے دوی
 ستاف نہ وی ورکری نو د هغوی د نتیجے بہ غه حال وی؟ نوزہ صرف دا
 درخواست کول غوارمہ چه Totally دوہ میاشتے امتحاناتو تہ پاتے دی او دا
 دے نہ کوی چه صرف دے پیسنور بنارکنس دے دا ایس ای تہی پورہ کری۔
 دے دیہاتو تہ کم از کم راشے، زمونزہ ہم غه حق دے پہ دے صوبہ باندے،
 مونزہ ہم د دے صوبے اوسیدونکی یو او زمونزہ پہ دے اضلاع کنس پسماندہ
 ضلعے دی نو دا ایس ای تہی تیچران خو هلته کنس ورکری۔ هلته کنس خو
 تعلیم، گورے جی غو قسمہ تعلیم دے، تاسو سرہ خو دلته کنس English
 سکولونہ شتہ دے، کیڈٹ کالجونہ شتہ دے خو زمونزہ پہ دیہاتی علاقو کنس
 صرف سکولونہ وی او پہ هغه کنس ہم تاسو ستاف نشے ورکولے نو آخر
 مونزہ بہ چاتہ دا خپل فریاد کوؤ۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Education.

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! -----

جناب ڈپٹی سپیکر، دا Ishaq Khan Institution چرتہ کنس دے؟

جناب غفور خان جدون، جناب سپیکر! یو عرض کوم جی، دا Ishaq Khan، چه کومه یونیورسٹی ده نو تاسو ما ته دا اورائے چه د دے صوبه سرحد غومره کسان دی په دیکن؟ د دے صوبه سرحد اوسیدونکی غومره کسان دی او غومره کسان دیکن تعلیم حاصل کوی؟ سارھے نناوے فیصد د پنجاب او د کراچی دی، ستا پکین دوه هلکان هم نشته دے۔ هغه ورخ زه تله یم او د ټولو نه ما تپوس کرے دے۔ دوه بچی پکین زمونږه وو، تاسو سکالرشپ ورله ایخودے دے او دا هم ما درخواست کرے وو۔ گورے جی چه کله غلام اسحاق صاحب تشریف راوړے وو او President وو او میرافضل خان صاحب مرحوم د دے صوبے وزیر اعلی وو او هلته کین په GIK کین ورته ما دا ریکوسٹ کرے وو چه د دے صوبے د پاره بیس فیصد کوټه تاسو مختص کرے نو ټاکتر قدیر د هغه مخالفت اوکړو چه دا غنیز د دے صوبے هډو منم نه۔ نن حالات اوگورے ستاسو صوبے پورے، ستاسو په صوبه کین، په ټولو یونیورسټی کین د پنجاب او د سندھ کوټه شته۔ په GIK کین فائده آخر څه ده چه په دے صوبه کین نه جوړه کره؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو یو Resolution داخل کرے کنه جی۔

جناب غفور خان جدون، راوړمه جی۔ پنځه زره کناله رقبه ورله مونږه مفته ورکړے ده، زما حلقے ورکړے ده جی۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Education.

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! چه څنگه دوی دا سوال کرے دے نو حقیقت کین د فرینچر که شته په ټولو سکولونو کین، دا مونږه اعتراف کوو او اوس مونږه کوشش کوو چه کوم کوم سکولونو کین دا زور فرنیچر دے او یا Repair غواړی چه هغه Repair کړو او په څه طریقہ سره زمونږه هغه سکولونو ته Shift شی چه په کومو کین که دے۔ غټه وجه دا ده چه مونږه سره فنانز نشته، صوبے سره۔ په دے سلسله کین دویمه خبره د پبلک سروس کمیشن ده، د تیچرنه ده نو مونږه ته پبلک سروس کمیشن څه لږ ایس ای تی تیچرز را کړی وو او د هغه میڈیکل اوشو، Clearance نه هم

ارشو، انشاء اللہ چہ خننگہ برابر شی نو ہفہ بہ مونڑہ اوکرو۔ پہ دے ضمن کبن یو عرض سے بل تاسو تہ کولو غوبشل او تاسو پہ Behalf باندے، کہ تاسو یو چہتی د پبلک سروس کمیشن چیئرمین تہ اولیکلہ او ورتہ مو اووے چہ زمونڑہ د ایجوکیشن دیپارنمنٹ غومرہ چہ د Teaching staff منری سہ Requisitions دی کہ ہفہ ہغوی لہ زر اوکری او دا تیچرز نے مونڑہ تہ زر راکرو نو دا بہ مونڑہ تہ دیرہ آسانہ شی او زمونڑہ د دے ممبرانو دا مسئلے بہ پکبن ہم حل شی۔

نواب زادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! اگر اجازت ہو تو Supplementary ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر صاحب! Honourable Minister Sahib نے کہا ہے کہ اعتراف کیا ہے کہ سکولز میں فرنیچر کی کمی ہے اور وہ یہ فرما رہے ہیں کہ جناب پیسے کی کمی کی وجہ سے ہم یہ فرنیچر ان سکولوں میں پورا نہیں کر سکتے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب کہ اس صوبائی اسمبلی نے جتنے بھی بجٹ پاس کئے ہیں، 1985 سے لیکر آج تک، میرے خیال میں فرنیچر کی مد میں 25 کروڑ سے زیادہ پیسے صرف اور صرف فرنیچر کے لئے دئے گئے ہیں ٹوٹل، 25 کروڑ روپے کا فرنیچر۔ اگر آپ حساب لگائیں اگر بیچڑ ہوں، ڈیک ہوں، ٹائٹس ہوں تو میرے خیال میں جناب آپ 25 کروڑ میں آئندہ دس سالوں کے لئے بھی فرنیچر Provide کر سکتے ہیں، تو آپ مہربانی کریں اور وزیر صاحب کو کہیں کہ باقاعدہ طور پر اس پر ایک انکوائری بھنائیں کہ جو 25 کروڑ روپے جو دیئے گئے ہیں محکمہ تعلیم کو، وہ کہاں لگانے گئے ہیں، فرنیچر اگر انہوں نے خریدا ہے تو وہ کہاں گیا ہے؟

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister, please. -----

نواب زادہ محسن علی خان، اور میری یہ درخواست ہے کہ آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنے اور آپ اسکی تحقیقات کریں اور پتہ لگائیں کہ یہ 25 کروڑ روپے کہاں چلے گئے ہیں؟ جناب ڈپٹی سپیکر، Honourable Minister Sahib، میری تجویز ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں اور ہماری Standing Committee ایجوکیشن کی بھی ہے تو اس میں اگر یہ مسئلہ Take up کریں، کوئی کمیٹی بنانی ہے تو محسن علی خان کی سربراہی میں بنائیں چونکہ آج کل اسمبلی کی کارروائی کو محسن علی خان صاحب بہت کم وقت دے رہے

ہیں جن کمیٹیوں کے یہ ممبر ہیں ان میں نہیں آتے۔

وزیر تعلیم: جناب سیکر صاحب! -----

جناب ڈپٹی سیکر: Public Account Committee میں بھی نہیں آتے ہیں۔ پلیز۔

وزیر تعلیم: د فرنیچر پہ مد کسب، حقیقت دا دے چہ پہ دے تیر شوے کال تیس جون پورے د پرائمری ایجوکیشن د فرنیچر د پارہ پنخہ کروڑ روپنی مونڑ سرہ وے۔ World Bank اوونیل چہ Open tenders راغوارے او ہغہ نے مونڑ لہ داسے وخت کسب راکرے وے چہ د April middle وو، ورلڈ بینک اووے چہ تیندر را اوغوارے او تیندر چہ راغوارے نو پہ ہغے کسب بہ دومرہ Gap ساتے چہ کم از کم بتول خلق پکسب حصہ واخلی۔ ہغہ وخت داسے وو چہ د ہغوی ہغہ شرائط پکسب نہ پورہ کیدو، مونڑہ کوشش اوکرو چہ د گورنمنٹ د ارخہ نہ د S.I.D.B چہ مخومرہ د فرنیچر کارخانے دی د دغے نہ دا فرنیچر واخلو بہرکیف ہغہ اونشو او ہغہ پیسے مونڑہ سرہ لا پرتے دی۔ اوس بیا کوشش کوو چہ د ہغے پنخو کروڑ روپو مونڑہ بیا فرنیچر واخلو۔ تیر شوی کال، زما یو خبرہ کہ تاسو واوریڈہ نو مہربانی بہ وی، خیر دے بیا کہ تاسو خہ تجاویز وی نو پہ ہغے باندے بہ مونڑہ غور اوکرو۔ تیر شوی کال، زہ یو میاشت وارنڈے د یو Directorate of Primary inspection لہ تلے وومہ، چہ ما اوکتل نو پہ برآندہ کسب ڊیر زیات Revolving chairs او ڊیسک پراتہ وو چہ معلومات مے اوکرل نو د درینیمو کروڑ روپو فرنیچر د پرائمری سکولز د پارہ اغستے شوے وو۔ او دا زمونڑہ بدقسمتی وہ چہ ہغے کسب د پرائمری سکول د ہیڈ ماسٹر د پارہ نے Revolving chairs ہم اغستے وو بہرکیف ما Director Primary تہ اووے چہ دا فائل ما لہ راکرہ۔ اوس پہ ہغے کسب انکوائری ما لگیا کرے دہ، یو ہفتہ لس ورخے اوشوے چہ د پرائمری سکول د پارہ ولے Revolving chairs اغستے شوے دی، دا پیسے ولے داسے شوے او پہ خہ طریقہ باندے دیکسب چا گرہر اوکرو نو انشاء اللہ چہ خنکہ د ہغے خہ نتیجہ راوخی ہغہ بہ مونڑہ تاسو تہ مخامخ کرو او دا خبرہ چہ خہ وی، چہ چا پکسب پیسے وھلی وی یا چا پکسب گرہر کرے وی نو د ہغے نتیجہ بہ مونڑہ تاسو تہ او بنایو۔

نواب زادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! میں ان کا مشکور ہوں۔ سوال یہ ہے کہ انہوں نے پانچ کروڑ کا بتایا جو ورلڈ بینک نے دئے ہیں پرائمری ایجوکیشن سیکٹر کے لئے، اب یہ تین کروڑ کا کہہ رہے ہیں۔ جو فرنیچر خریدا گیا ہے وہ رکھا گیا ہے اور اس میں Revolving chairs بھی ہیں۔ سوال یہ ہے جناب سپیکر صاحب میں تین کروڑ کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں 25 کروڑ روپے کی بات کر رہا ہوں۔ 25 کروڑ روپے کا فرنیچر جو ہے اگر آپ اس کا حساب لگائیں تو آئندہ دس سال کے لئے بھی آپ کو فرنیچر خریدنا نہیں پڑے گا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ صرف یہ معلومات کریں کہ یہ 25 کروڑ روپے سے کیا خریدا گیا ہے اور وہ فرنیچر ہے کہاں، ذرا آپ پتہ تو لگائیں۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر تعلیم، زہ چہ د دے خانے نہ فارغ شم نو Education department والا Directors ناست دی، ہغوی سرہ بہ خبرہ اوکرم او معلومات بہ اوکرو چہ 25 کروڑ روپنی فرنیچر غومرہ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی د Concerned Committee مشرہ دہ۔

بیگم نسیم ولی خان، زہ د ایجوکیشن نہ یمہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو نے جی۔

بیگم نسیم ولی خان، د ایجوکیشن پیر صاحب دے، پیر صابر شاہ صاحب دے، سابقہ زہ وومہ۔ دا خو داسے لویہ خبرہ محسن علی خان اوکرو چہ د 25 کروڑ روپو فرنیچر راغلے دے او د فرنیچر پتہ نشتہ، یقیناً پہ دے دور کسب نہ دے راغلے، روستو دور کسب بہ راغلی وی خو کہ دے دور کسب ہم راغلے وی او داسے غلطی شوے وی او داسے دغہ شوے وی نو پکاردا دی چہ تاسو دا Immediately کمیٹی تہ حوالہ کرے۔ دا سوال، ہغہ کمیٹی دے پیرے کینی یا تاسو ریکوسٹ اوکریے پیر صاحب تہ چہ ہغہ میتنگہ زر تر زہ را او غواری خکہ چہ دا دیرہ اہمہ مسئلہ دہ او دا پتہ اولگی چہ دا د 25 کروڑ فرنیچر چرتہ کسب تلے دے، چا اغستے دے، ولے اغستے دے او خنکہ نے اغستے دے؟ یو سوال ورلہ داسے لیرل غواری۔ چہ د دے بتول تحقیق اوشی چہ دا پہ غہ طریقہ باندے اغستے شوے دے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! دے سرہ یوہ خبرہ زہ Aid کول غوارمہ لکہ شنگہ چہ منسٹر صاحب اووے چہ پرائمری سکول د پارہ Moveable chairs ہم اغستے شوے دی۔ پہ پرائمری سکول کئیں دوہ تیچرز وی نو چہ دوہ تیچرز وی او پہ ہغے کئیں یو کرسی ورلہ Revolving ورکری نو مطلب دا دے چہ دا یو سرے ناست دے او بتولہ ورخ خان چورلوی او بل یو کس پاتے شو، پنخہ کلاسه دی او دیوتی د سرہ نشتہ نو زما یو عرض خودا دے چہ د دے Revolving chair د پارہ چہ چا دا Proposal ورکری دے ہغہ تہ سزا پکار دہ او دویمہ دا دہ چہ د پرائمری تیچرز دا دوہ استاذان چہ دی نو دوی لہ دا Chairs د سرہ ختمے کریے۔ نو د Chair دا پیسے ولے پہ دوی باندے، د ورو پنخہ کلاسه دی او دوہ استاذان دی، دوی پڑھانی ولے نہ کوی، بتولہ ورخ پہ کرسی باندے ناست وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس تجویز سے اتفاق کرتے ہیں کہ جو مور بی بی نے دی ہے کہ Standing Committee کو یہ سوال جانے۔ یہ سوال نہیں کہ آج تک پرائمری ایجوکیشن کے لئے یا Secondary Education کے لئے جتنا فرنیچر خریدا گیا ہے وہ اس وقت کہاں ہے اور کیسے خریدا گیا ہے۔

وزیر تعلیم، کتنے پیسوں پر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟

وزیر تعلیم، کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیا ہاؤس کی یہ خواہش ہے کہ اس کے لئے -----

جناب ہدایت اللہ خان آفریدی: میری ایک ریکوسٹ ہوگی کہ اس کمیٹی میں مجھے بھی ڈال دیں اس لئے کہ میں اس انکوائری میں -----

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے میں ہاؤس سے اجازت لیتا ہوں اگر ہاؤس کی یہ اجازت ہو تو ہم Standing Committee for Education کو یہ سوال Refer کریں کہ پرائمری اور Secondary Education میں فرنیچر کی مد میں جو کچھ آج تک خریدا گیا ہے اسکی Investigation کرنی چاہئے کہ آیا وہ سامان موجود ہے یا موجود نہیں ہے اور اس کمیٹی میں جو بھی ممبر Participate کرنا چاہتا ہے بالکل اس کو اجازت ہے لیکن کوئی الاؤنسز نہیں ملیں گے تو آیا ہاؤس Agree ہے؟

(The Motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: This specific question refer to the Standing Committee for Education. Now

جو Voluntarily اس میں -----

جناب ہدایت اللہ خان آفریدی، سر! جو بھی اس میں شامل ہوتا ہے تو اسے الاؤنسز تو ملتے ہیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر! ہمارے چمکنی صاحب نے بھی الاؤنس کے متعلق 'دا خبرہ لڑہ واورنی' دیرہ Interested خبرہ دہ۔ پہلے بھی ہمارے سپیکر صاحب فرما چکے ہیں کہ الاؤنس نہیں ہیں اب آپ نے دوبارہ فرمایا ہے کہ کوئی الاؤنس نہیں دیا جائے گا۔ پنجاب اسمبلی والے اپنی مراعات روز بروز بڑھا رہے ہیں اور آپ یہاں بیٹھ کر ہماری جو مراعات موجود ہیں ان میں بھی کمی کر رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ بہت زیادہ 'مہربانی کریں یہ سب کچھ نہیں ہونا چاہیے۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر قانون و پارلیمانی امور)، پوائنٹ آف آرڈر۔ پلیز! سلیم سیف اللہ خان نے جو کہا ہے، آپ نے یہ کہا ہے کہ جو Voluntiers ہیں وہ تو لیں گے مگر جو Associate Members ہیں وہ نہیں لیں گے، آپ کا مطلب یہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں میں نے جو بات کی وہ بڑی Clear ہے کہ کمیٹی کے جو اپنے ریگولر ممبرز ہیں ان کے لئے تو وہی سہولتیں ہیں لیکن اگر کمیٹی کو کوئی انفارمیشن دینا چاہتا ہے یا خود اس میں Participate کرنا چاہتا ہے تو وہ Voluntarily آکر Participate کرے۔

جناب ہدایت اللہ خان آفریدی، جناب سپیکر صاحب! جب بھی کوئی Invitation پر جاتا ہے تو اس کو دیئے جاتے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Now I will request Mr. Iftikhar-ud-Din

Khattak to ask his Question No. 223

*223۔ جناب افتخار الدین خٹک، کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں کافی عرصہ سے مردانہ اور زنانہ پرائمری سکولز مکمل ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری کاغذات میں مذکورہ سکولوں کو سٹاف مہیا کیا گیا ہے؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولز تا حال بند پڑے ہیں؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اجابت میں ہوں تو حکومت ذمہ دار افسران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز تا حال کن کن افسران کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

جناب محمد ہاشم خان (وزیر تعلیم)، جواب۔

(الف) درست ہے۔

(ب) ہاں! درست ہے۔

(ج) نہیں کوئی سکول بند نہیں ہے۔

(د) اگر کسی کے خلاف بے قاعدگی ثابت ہوئی تو ضرور قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب افتخار الدین خٹک، دا دیجو کیشن والا سوال دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، افتخار الدین خٹک صاحب، پلیز۔

جناب افتخار الدین خٹک، جناب سپیکر صاحب! دا سوال خو بہ تاسو پہ مخکنیں

پروت وی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، جی۔

جناب افتخار الدین خٹک، نو دے (الف) او (ب) جز جواب چہ کوم دوی مونہ

تہ راکرے دے، سوال نمبر 223 دے جی، نو درست درست لیکے۔ زہ خیران

دے تہ یم چہ دا شوک دی۔ زمونہ د سوال راستولو مطلب قطعی دانہ وی چہ

یو منسٹر صاحب مونہ تنگے کرو۔ مونہ تہ چہ کوم مسائل او کوم تکلیف

وی نو کم از کم د سوال جواب چہ پہ حقیقت راشی نو غہ نہ غہ خو بہ

مسئلہ حل شی۔ ما چہ کلہ دا سوال راستولے وو، زہ د دوی سرہ پہ دیکنیں

اتفاق کوم چہ ہفہ غہ سکولونہ تہ دوی پہ Detail باندے خلق استولی دی خو

اوس ہم داسے سکولونہ شتہ دے جناب سپیکر صاحب! چہ پہ ہفہ خلق لکیا

دے خپلے کروندے کوی او شاید چہ دے محکمے والو تہ دے پتہ ہم نہ وی

جناب افتخار الدین خٹک، جناب سپیکر صاحب! زما خو یو ضمنی سوال لا حل نه وو او سلیم خان پرے ور باندے راپاسیدو، لږ غوندے صبر او کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل ممبر سلیم سیف اللہ خان تاسر کیمبی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جی۔ میرا ضمنی سوال وزیر تعلیم سے یہ ہے کہ کیا اس بات کا انہیں علم ہے کہ کم از کم میں اپنے ضلعے کے متعلق یہ عرض کر سکتا ہوں، وہاں پر ایک سال سے اساتذہ کو یا جو ان کے افسران ہیں وہاں، جب وہ جاتے ہیں آپیکشن پر تو ان کا ٹی اے ڈی اے بنتا ہے، ایک سال سے زیادہ ہو چکا ہے ان کا ٹی اے ڈی اے بل پاس نہیں ہو رہا تو کیوں ایک افسر یا ایک سرکاری اہلکار جا کر آپیکشن کرے، ہو سکتا ہے کہ یہی وجہ ہو کہ ان کو جو اعداد و شمار ملتے ہیں وہ دفتر میں بیٹھ کر بغیر آپیکشن کئے ہوتے ہیں۔ جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ آپ کیوں آپیکشن نہیں کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں جی کہ ہمیں ایک سال سے تو ٹی اے ڈی اے ملا نہیں ہے تو ہم کیوں جائیں۔ تو ضرور میں امید کرتا ہوں کہ وزیر صاحب اس پر بھی غور کریں گے کہ کم از کم ان کو ٹی اے ڈی اے بل دیئے جائیں۔

وزیر تعلیم، فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کہہ چکے ہیں ان کے ٹی اے ڈی اے بل ریلیز کرنے کے لئے، انشاء اللہ دوبارہ ان کو Reminder بمجھوادیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر صاحب! زما به دا خواست وی چه داد 25 کروڑ روپو معاملہ محسن علی خان پہ فلور آف دی ہاؤس Put up کرے ده، کہ دوی پہ دے کمیٹنی کنین دے ہم د خان سره Associate کبری نو بنه به وی، کومه چه دایجوکیشن کمیٹی ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر، غوک به Associate شی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، دامحسن علی خان چه پکنین هم شامل شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محسن علی خان، 'It is an open offer for every body. غوک

Voluntarily wel come.

هم خان که Associate کول غواپی نو

جناب سید احمد خان، سر! درخواست ہے۔ سر! آپ نے یہ بڑی اچھی رولنگ دی کہ اس میں ہر ایک ممبر Participate کریگا لیکن کم از کم سیکرٹریٹ کی طرف سے ہمیں اطلاع تو ملے کہ یہ کب ہو گی تاکہ اس میں Voluntarily ہم آئیں لیکن موقع تو دیں۔

Najmuddin Khan Sahib to please ask his Question No. 379.

*379- جناب نجم الدین خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تمام ہائر سکندری سکولوں میں ہر مضمون کے لئے سیچیکٹ سپیشلسٹ کی تعیناتی منظور کی گئی ہے؟

(ب) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائر سکندری سکول اور ضلع دیر میں انگریزی کے بدلے پشتو S.S تعینات کیا گیا ہے؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ ہائر سکندری سکول باغ میدان، بریکوٹ سوات اور خوازہ خیل کے سکولوں میں S.S کی پوسٹوں پر ایم اے اسلامیات، پشتو اور بی اے بی ایڈ اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ سکولوں کے لئے S.S اساتذہ بالخصوص سائنس مضامین کے لئے سیچیکٹ سپیشلسٹ اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟ تفصیل فرایم کی جائے۔

وزیر تعلیم، جواب۔

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے مگر یہ تعیناتی عارضی طور پر کی گئی ہے اور محکمہ تعلیم موزوں افراد کو متعلقہ مضامین کے لئے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

(ج) درست ہے کیونکہ وقتی طور پر طلباء کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے اور ان کے قیمتی وقت کو بچانے کی غرض سے ایسا قدم اٹھایا گیا ہے لیکن جلد ہی مناسب افراد کا تعین کر دیا جائے گا۔

(د) پبلک سروس کمیشن سے سلیکٹ ہونے والے اساتذہ کی تعیناتی جلد عمل میں لائی جائے گی۔

جناب نجم الدین خان، دیرہ زیاتہ مہربانی۔ سوال نمبر 379 الف، ب، ج، د۔
سر! پہ دیکھیں دا لیکلی شوی دی چہ آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائر سکندری سکول اوچ ضلع دیر میں انگریزی کے بدلے پشتو ایس ایس تعینات کیا گیا ہے۔ ہغوی وانی چہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ بیا دا لیکلی دی چہ باغ میدان، بریکوٹ سوات او پہ خوازہ خیلہ کنہ د پینتو او د اسلامیاتو سپیشلسٹ د سائنس سپیشلسٹ پہ خانے باندے دوی تعینات کری دی، دا ہم وانی چہ تھیک دہ نوزہ عرض دا

کوم چه د منسٽر صاحب او د دے ټول ایوان په نوټس کښ دا راوړم چه یو هائرسیکنډری سکول دے او په هغه کښ د ایف اے او ایف ایس سی هلکانو ته تعلیم بنودلے کیری او د سائنس ماسٽر په خانے باندے هغوی ته هلته د پښتو ماسٽر سائنس بنائی، د پښتو ماسٽر په خانے باندے هغوی ته د انگریزی ماسٽر پښتو بنائی۔ نو کم از کم زما دا عرض دے چه دا ماسٽران هم، دا سبجیکټ سپیشلسټ چه کوم دی، دا سبجیکټ سپیشلسټ چه کوم پښتو والا دی یا اسلامیاتو والا دی یا بل دغه والا دی نو دا خو هم په یو خانے کښ د دوی یو Sanctioned post وی او د هغه خانے نه نې راویستے دی او Against نې د سائنس ماسٽرانو په خانے لگولی دی او هغه سکول نې هم خالی کړے دے۔ او دلته کښ خو جی، مثلاً د پښتو یو استاذ به سائنس څنگه اوبتانی، د اردو استاذ به سائنس څنگه اوبتانی او د اسلامیاتو سبجیکټ سپیشلسټ به څنگه سائنس اوبتانی؟ نو زما د منسٽر صاحب په خدمت کښ دا Request دے چه کم از کم د تعلیم هغه پوزیشن ورځ په ورځ باندے خرابیری او هغه د دے وجه نه خرابیری او هغه جواب نې ورکړے دے په هاں کښ۔ آیا جی زه د ده نه دا ټپوس کولے شم چه د پښتو یو سبجیکټ سپیشلسټ یا د اسلامیاتو یو سبجیکټ سپیشلسټ هغه سائنس سبجیکټ اسپیشلسټ کیدلے شی؟ او هغه دغه تعلیم په دے سکول کښ بنودلے شی او که نه؟

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Education.

ملک جهانزیب خان: زما یو ضمنی سوال دے په دے سلسله کښ، که ما ته اجازت وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی تاسو ملک صاحب۔

ملک جهانزیب خان: زما خو دا عرض دے چه یو خو په ضلع دیر کښ، نجم الدین خان چه کوم سوال کړے دے نو 55 آسامیانے خالی دی د دغه پوستونو او بل مے دا عرض دے چه محکمہ تعلیم دے خپلے ذمه وارنی پوره کړی۔ هلکان ټول د دے سرکاری سکولونو نه اوځی او پرائیویټ سکولونو ته ځی۔ د هغه وجه دا ده چه د سرکاری سکولونو د تعلیم معیار دومره بدتر شولو لکه

نجم الدين خان چه او وئيل چه د سائنس په خائے باندے د پښتو استاذان پرے
 عی نر که دا غځ نری روایات اوس په دے صوبه کښ قانم کیری چه د سائنس
 دا مضمون به هم په دے پښتو کښ کیری خو تهیک ده۔ بل مے جی دا عرض
 دے چه د پبلک سروس کمیشن نه د دوی ددے سوال کښ دا جواب راغله دے
 چه دا خایونه به هله پوره کیری چه د پبلک سروس کمیشن نه منظور شی۔
 نو د پبلک سروس کمیشن نه امیدواران ډیر وختی فارغ شوی دی او زه د
 وزیر صاحب په نوټس کښ دا راولم چه د هغوی میډیکل هم شوه دے نو بیا
 ولے تر اوسه پورے دغه خایونه، دا خالی نشستونه نه ډکیری او هله کښ
 زمونږ ټول سکولونه خالی دی۔ مهربانی دے او کړی او دا خالی نشستونه دے
 په ډیر کښ زر تر زره ډک کړی۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Member Mian Iftikhar Hussain.

میاں افتخار حسین، زه جی په پوانتت آف آرډر باندے جهانزیب خان ته یوه خبره
 کوم چه سائنس هم په پښتو کښ کیدلے شی، بالکل سائنس په پښتو کښ
 کیدلے شی۔ شته دے او خلق نے ایزده کوی او خلقو پکښ ډاکټری هم کړے
 ده، انجینئیری نے هم پکښ کړے ده۔ دا بیله خبره ده چه د پښتو سپیشلسټ
 بل سبجیکټ خودلے شی او که نه، خو په پښتو کښ هر شے کیدلے شی۔ د
 جهانزیب صاحب د اطلاع د پاره عرض دے۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Member Taus Khan Sahib.

جناب طاؤس خان، بسم الله الرحمن الرحيم۔ زمونږه او ستاسو مخکښ هم دا
 روایات وو چه کومے علاقے پسمانده وی هغه ته به لږه زیاته ترجیح
 ورکورف۔ د ضلع کوہستان بدقسمتی ده چه اوس کوم کالج وو په هغه کښ
 غوک یو سرے هم پکښ نشته دے نو وزیر صاحب دے محکمے ته دا هدايات
 اوکړی، ستاسو به وساطت باندے زما ټول هافس ته دا اپیل دے چه ضلع
 کوہستان ډیر پسمانده علاقہ ده او په هغه کښ دے هغه عمله پوره کړی کښ۔
 په دغه کالج کښ نشته دے، چه کومه عمله ورله پکار وه په هغه کښ یو هم
 نشته دے۔ په دے کمیټنی کښ ما هم شامل کړتی چه زه هغوی ته پوره

وضاحت اوکرم چه په کوم هائی سکول او په کالج کښ نشته دے او په دے باندے دوی ته زه وضاحت اوکرم-شکریه-

Mr. Deputy Speaker: Honourable Member Najmuddin Khan Sahib.

جناب نجم الدین خان: سر! میاں صاحب چه کومه خبره اوکړه نو زموږ د هغه خبرے سره اتفاق دے۔ انشاء اللہ و تعالیٰ دلته کښ د پختونخوا د صوبے قرارداد پاس شوے دے، خو دغه دغه به اوکړی۔ په دے کښ جی زما دا عرض دے چه یو سړی د پښتو تعلیم کړے وی نو د سائنس نه هغه څه خبر دے چه سائنس به هغه بنائی۔ تهیک ده د سائنس تعلیم په پښتو کښ کیدلے شی خو دا خبره نه ده چه د پښتو یو سړی په پښتو کښ سبجیکټ سپیشلسټ دے او هغه دے په سکول کښ د سائنس تعلیم بنائی، دا نشی کیدلے۔ دا خبره که د میاں صاحب وی نو دا غلطه ده او که دا بله وی نو خیر دے کیدلے شی۔
جناب فرید خان طوفان (وزیر خوراک): په دیکښ یو شنه کیدلے شی۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister Farid Toofan Sahib.

وزیر خوراک: زه ممبر نه یم، جناب سپیکر صاحب! تاسو ته به بیا رایا دیری چه دا نجم الدین --- (تقر)۔۔۔ دے وزیرانو ته ممبر وائی کنه۔ دا نجم الدین صاحب چه دا خبره کوی، د بی اے، بی ایس سی راسے چه کومو هلکانو بی ایس سیونیلے وی او بیا نئے نمبرے رانشی چه د خپلے خوښے سبجیکټ ته لار شی نو هغوی چه ایم اے پښتو اوکړی نو دا هلکان چه بیا راخی، دا چه د سبجیکټ سپیشلسټ شی د پښتو نو دا په ټولو کښ خودلے شی خکه چه دوی د بی ایس سی پورے سائنس ونیلے وی۔ دا خو نه ده چه د پښتو سپیشلسټ چه کوم دے دغه نه شی بنودلے۔ هغه بنودلے شی خکه چه هغه تر بی ایس سی پورے ونیلے وی۔

جناب نجم الدین خان: سر! زما عرض دا دے، زما Question دے، منسټر صاحب دا اوونیل چه یو سړے بی ایس سی اوکړی او هغه ایم ایس سی نه شی کولے نو هغه به ایف ایس سی ته څه تعلیم اوبنائی۔ دا خو هډو زه منم نه چه هغه د بی ایس سی نه مخکنے تلے نه شی، په ایم ایس سی کښ هغه له

دے سوال نہ مخکنیے اووے چہ تاسو ہم پکنی مونزہ سرہ مدد اوکرنی چہ پبلک سروس کمیشن ته اووانے نو مونزہ سرہ سبجیکٹ سپیشلت د Female د پارہ Eighty seats پبلک سروس کمیشن سرہ پاتی دی۔ د Male د پارہ Two Hundred and Twenty one دی۔ ایس ای تی Male کنب 144 seats د هغوی سرہ زمونزہ پاتی دی، Basic pay scale 18 والا چہ کوم مونزہ هیڈ ماسٹر داتریکٹ اخلو، هغه Eighteen سکیل والا وی نو Twenty one هغوی سرہ زمونزہ Female کنب پاتی دی او 77 Male کنب هغوی سرہ زمونزہ بقایه دی۔ بتوبل ایک سو ایک Female کنب زمونزہ هغوی سرہ بقایه دی او 442 ورسره په Male کنب پاتے دی نو خکه ما اووے که تاسو -----

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل وزیر صاحب! آپ ہمیں یہ انفارمیشن دے دیں کہ ہم جو خط لکھیں گے پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین صاحب کو تو اس میں یہ ساری تفصیل جو ہے یہ آپ ہمیں Provide کر دیں تاکہ ہم ان سے کہیں کہ، میرے خیال میں ختم الدین صاحب آپ مطمئن ہو جائیں۔

وزیر تعلیم، دامواد بہ زہ تاسو ته درکرم چہ مونزہ هغوی له مخومره -----

جناب ختم الدین خان، سر! زہ یو عرض کومہ د منسٹر صاحب په خدمت کنب جی چہ هغه بله ورخ پیر محمد صاحب اوونیل چہ دومره پوستونه خالی دی او پبلک سروس کمیشن کارنه کوی نو دلته وزیر قانون صاحب پاسیدو چہ بهانی مونزہ دیره تیزی شروع کرے ده۔ مونزہ ستاسو په وساطت سره ریکوسٹ کوف او دا درخواست کوف چہ کم از کم دے له دے، Public relaxation دے ورکری۔ دا اسمبلی دے جی د ڈاکٹرانو په مسئله کنب، د استاذانو په مسئله کنب، د سبجیکٹ سپیشلسٹ په مسئله کنب دے دوی یو کمیتی جوړه کری د ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ او د هغوی نه دے انٹرویو واخلی او Relaxation دے ورکری۔ پبلک سروس کمیشن په راتلونکے لس کاله کنب هم دا نه Complete کوی او ستاسو په دے اسمبلے کنب د دیر وخت نه اووے چہ په دے خانے کنب هر سرے پاسی چہ زما په سکول کنب هیڈ ماسٹر نشته، زما دغه کنب سبجیکٹ سپیشلسٹ نشته نو زما وزیر قانون صاحب ته دا ریکوسٹ دے چہ دوی دے یو کمیتی جوړه کری او د دغه

کمیٹی مطابق دے پہ ہر یو کنس انٹرویو اوشی۔ پبلک سروس کمیشن نہ دے
بہر انٹرویو اوکری او دا کسان دے Select کری۔ بتول سکولونہ خالی دی،
بیخ بنیاد د خلقو اوختو او دوی پہ قلاہہ ناست دی او پبلک سروس کمیشن،
480 سکولونہ دی، 480 کسان پہ دغہ سکولونو کنس سبجیکٹ سپیشلسٹ
خالی دی۔ داسے Female کنس خالی دی، داسے/پہ/ہید ماسٹرانو پوسٹونہ
حالی وی۔ داسے جی د تحصیلدارانو پوسٹونہ خالی دی او داسے نور د
داکتران ہم خالی دی۔

وزیر تعلیم، سپیکر صاحب! د نجم الدین خان پہ علم کنس دا خبرہ راوستل
غوارم چہ دا 480 بتوتل Male and female چہ یو خانے کرے نو دی او دا
سبجیکٹ سپیشلسٹ نہ دی۔ دیکنس سبجیکٹ سپیشلسٹ شتہ الین۔ ای۔ تی
شتہ دے کنس، ہید ماسٹرز شتہ نو صرف د دوی پہ علم کنس دا خبرہ مے
راوستہ۔

جناب نجم الدین خان: ولے جی منسٹر صاحب تاسو تہ کہ دا اختیار ملاؤ شی
چہ دوی پہ خپلہ اولگوی نو بنہ نہ دہ؟

Mr. Deputy Speaker: Now I will request Mr. Khursid Azam
Khanto ask his Question No. 380.

*380- جناب خورشید اعظم خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔
(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائیر سکندری سکول جوہلیاں، گورنمنٹ ہائی سکول
موہری ہڈین (مردانہ)، گورنمنٹ ہائی سکول بودہ (مردانہ)، گورنمنٹ ہائی سکول رجوعیہ،
گورنمنٹ ہائیر سکندری سکول لورہ (مردانہ)، گورنمنٹ ہائی سکول نور پور گڑھی،
گورنمنٹ مڈل سکول کنکھڑ میرا، گورنمنٹ ہائی سکول ستوڑہ، گورنمنٹ ہائی سکول گھمبیر۔ اور
گورنمنٹ ہائی سکول پھلہ میں اساتذہ اور طلباء و طالبات کے بیٹھنے کے لئے فرنیچر موجود
نہیں ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ سکولوں کو فرنیچر
منیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب محمد ہاشم خان (وزیر تعلیم)۔

(الف) مذکورہ سکولوں میں اساتذہ اور طلباء و طالبات کی تعداد کے مطابق فرنیچر ناکافی ہے۔

(ب) فنڈز کی فراہمی کی صورت میں مذکورہ سکول کو فرنیچر مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب نجم الدین خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب محمد طاؤس خان، دے وزیر صاحب او نہ ونیل چہ مخومرہ پوسٹونہ خالی دی او ہفہ بہ کلہ دک شی۔

Mr. Deputy Speaker: Now I will request Mr. Abdul Subhan Khan to please ask his Question No. 165.

جناب ڈپٹی سپیکر، سبحان خان۔

جناب نجم الدین خان، پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے یو اہم مسئلہ چیرم سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سبحان خان۔

جناب نجم الدین خان، زہ سبحان خان تہ ہم سوال کوم او تاسو تہ ہم کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سبحان خان تاسو سوال او کرے۔

جناب عبد سبحان خان، سپیکر صاحب! شکریہ۔ سوال نمبر 165 سر۔

* 165 - جناب عبد سبحان خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نظر ثانی شدہ رولز 1978 کے تحت لائبریرین (MLS) ڈگری ہولڈر گریڈ 17 کے حہدار ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 19 ایسے لائبریرین ہیں جو (MLS) ڈگریاں رکھتے ہیں اور PSC کے منظور شدہ ہیں لیکن تاحال گریڈ 16 میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اجابت میں ہوں تو مذکورہ لائبریرین کو گریڈ 17 سے کیوں محروم رکھا گیا ہے؟ تفصیل فراہم کیا جائے۔

جناب محمد ہاشم خان (وزیر تعلیم)، (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ چار لائبریرین کالج سے تعلق رکھتے ہیں اور باقی پندرہ لائبریرین

ڈائریکٹوریٹ آف سکندری ایجوکیشن، ڈائریکٹوریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن اور بیورو آف ایجوکیشن ایبٹ آباد سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ج) اس وقت صوبہ سرحد کے مختلف سکولوں اور کالجوں میں 113 لائبریرین کو گریڈ 17 مل چکا ہے اور 19 لائبریرین ایسے ہیں جو MLS کی ڈگری رکھتے ہیں لیکن انہیں گریڈ 17 نہیں ملا ہے۔ دراصل محکمہ مالیات نے موقف اختیار کیا ہے کہ لائبریرین کی آسامی بنیادی طور پر گریڈ 16 کی ہوتی ہے اس لئے محکمہ مالیات کی منظوری کے بغیر کسی بھی لائبریرین کو محض MLS کی ڈگری حاصل کرنے پر گریڈ 17 نہیں دیا جاسکتا۔ 1993 میں محکمہ مالیات نے ایک آرڈر کے تحت تمام لائبریرین کی MLS ڈگری کی بنیاد پر گریڈ 17 میں ترقی کو غیر قانونی قرار دیا تھا تاہم کافی تنگ و دو کے بعد 2/6/95 کو ایسے لائبریرین کو جو MLS کی ڈگری رکھتے تھے خصوصی رعایت دے کر گریڈ 17 میں ریگولرائز کر دیا اور آئندہ کے لئے یہ پابندی لگا دی کہ محکمہ مالیات کی اجازت کے بغیر MLS کی بنیاد پر گریڈ 17 نہ دیا جائے چنانچہ کالج سیکٹر کے جو لائبریرین MLS کر چکے ہیں ان کا کیس محکمہ تعلیم نے محکمہ مالیات کو منظوری کے لئے بھیج دیا ہے۔ دونوں محکموں کے درمیان خط و کتابت جاری ہے مگر تاحال حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا، جونہی محکمہ مالیات سے منظوری مل جائے گی متعلقہ لائبریرین کو گریڈ 17 میں ترقی دے دی جائے گی۔

جناب عبد السبحان خان، دے کنسن زہ د ہافس د قابل احترام ممبرانو Attention
 غواریم خکہ چہ دا مسئلہ د بتول صوبہ سرحد سرہ تعلق ساتی، دا د چا د
 Constituency سرہ تعلق نہ ساتی۔ سر! دا د لائبریرین متعلق سوال دے۔ ما
 سوال کرے دے چہ آیا یہ درست ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نظر ثانی شدہ رولز 1970
 کے تحت لائبریرین (ایم ایل ایس) یعنی ماسٹر ڈگری، ہفہ چا چہ لائبریری سائنس
 کنسن اغستے دہ، ہولڈر کے گریڈ سترہ کے ہڈار ہیں؟ نو دوی ما تہ ونیلے دی چہ
 درست ہے خو ما (ب) جز دا لیکلی دی چہ یرہ دا د پبلک سروس کمیشن نہ
 منظورے شوی دی خو بعضے لائبریرین صاحبان پہ 16 grade کنسن کار
 کوی، اکثریت پہ 17 کنسن دی او دا پہ 1970 کنسن د فنانس ڈیپارٹمنٹ نہ منظور
 شدہ Revise، د رولز مطابق ما دا سوال کرے دے۔ پہ (ج) جز کنسن ما سوال
 کرے دے چہ اگر (الف) و (ب) کے جوابات اجابت میں ہو تو مذکورہ لائبریرین کو گریڈ
 سترہ کے حق سے کیوں محروم رکھا گیا ہے؟ سر! دے کنسن بہ ما تہ لڑ د فنانس منسٹر
 صاحب د امداد ہم ضرورت وی۔ دوی بیا ہفہ تعداد ورکے دے چہ اس وقت
 صوبہ سرحد کے مختلف کالجوں اور سکولوں میں 113 لائبریرین کو گریڈ سترہ مل چکا ہے اور

19 لائبریرین ایسے میں جنہیں ایم ایل ایس کی ڈگری رکھتے ہوئے گریڈ سترہ نہیں ملا ہے۔ محکمہ مالیات نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ لائبریرین کی اسامی بنیادی طور پر گریڈ سولہ کی ہوتی ہے۔ اوس دے خانے کین د سوال پخپلہ تردید کینی چہ پہ 1970 کین خود دے رولز Revise شوے دی۔ دلته اوس بیا پرے Objection کوی سر او بلہ خبرہ دا دہ چہ باقاعدہ دا د پبلک سروس کمیشن نہ، او دوی پہ سروس تریبونل کین، دے خانے کین دوی پہ یو خانے کین لیکلی دی چہ پہ 1993 کین محکمہ مالیات کے آرڈر کے تحت تمام لائبریرین ایم ایل ایس ڈگری کی بنیاد پر گریڈ سترہ میں ترقی کو غیر قانونی قرار دیا گیا تھا تاہم کافی تگ و دو کے بعد 'ہغہ خبرہ نے نورہ پتہ کرے دہ چہ غہ تکے و دو شوے دے۔ د کورٹ ہغہ خبرہ یا د سروس تریبونل ہغہ خبرہ نے پتہ کرے دہ۔ 2-6-1995 تو ایسے تمام لائبریرین کو جو ایم ایل ایس کی ڈگری رکھتے تھے، خصوصی رعایت دے کر، "رعایت" خو زما پہ خیال نہ شی کیدے، خصوصی حق کیدے شی، دیکر گریڈ سترہ میں Regularise کر دیا اور آئندہ کے لئے یہ پابندی لگا دی کہ محکمہ مالیات کی اجازت کے بغیر ایم ایل ایس کی بنیاد پر گریڈ سترہ نہ دیا جائے۔ سر! اوس سوال دا خانے پیدا کینی چہ 113 کسانو تہ خو دا حق ملاؤ دے او 19 کسان د دغہ حق نہ محروم دی نو دا خو غہ انصاف نہ دے او دا خو د دے ہاؤس، د بتول ہاؤس یو سوال جو ریبڑی چہ دغہ 19 کسانو تہ دے ہم دا حق ملاؤ شی۔ د دے سوال نہ -----

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Education.

جناب عبد السبحان خان، د دے سوال نہ خو جی زہ، چہ دا دوی کوم جواب کرے دے زہ خو ترے کم از کم مطمئن نہ یم او منسٹر صاحب د دے متعلق غہ وائی یا فنانس منسٹر صاحب غہ وائی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آریبل منسٹر صاحب۔

وزیر تعلیم، لائبریرین پوسٹ بہ 16 وو بیا چہ چا بہ ایم ایل ایس ڈگری کرے وہ نو ہغوی لہ بہ نے 17 ورکوؤ۔ محکمے پہ سکولونو کین یا کالجز کین 17 گریڈ ورکرہ نو فنانس دیپارٹمنٹ پہ ہغہ بائے Objection اوکرو چہ تاسو 16 لہ 17 ورکوؤ نو دا غیر قانونی دے او دا تاسو مخکنے مونڑہ نہ تپوس

کوئے بہر کیف چہ خنکہ دوی وانی چہ دیر تک و دو او ہفہ مینخ کنیں خبرہ پکنیں محکمے پتہ کرہ نو ہفہ مینخ کنیں خبرہ ہغوی دومرہ تفصیل سرہ خو بہ نہ ونیل چہ یو خانے تہ نے چہتی اولیکلہ او بیا نے چہتی اولیکلہ او بیا چیف منسٹر تہ Representation اوشو، بیا میتنگ پکنیں اوشو او بتول کیناستل نو ہغوی ورلہ Short cut طریقہ دا ورکرہ چہ محکمہ فنانس دیپارٹمنٹ آخری دا خبرہ اومثلہ چہ تہیک دہ چہ کوم تاسو ورکرے دی ہفہ تہیک شوہ Regularise نے کرے او نور بہ تاسو ہلہ 17 ورکوے چہ زمونرہ نہ تپوس اوکرے۔ دغے سلسلہ کنیں فنانس دیپارٹمنٹ او ایجوکیشن دیپارٹمنٹ دا مسئلہ حل کوی، خپل مینخ کنیں بہ کینی، کہ فنانس دیپارٹمنٹ اجازت اوکرو او او نے ونیل چہ آو تہیک شوہ تاسو دوی Regularise کرے او دوی لہ ہم چہ چا سرہ ایم ایل ایس دگری شتہ، دوی لہ ہم 17 ورکرے نو بس مونرہ تہ ہیخ اعتراض نشتہ۔ مونرہ بہ ورلہ ایم ایل ایس دغہ ورکوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سجان خان۔

جناب عبد السجان خان، جناب سپیکر صاحب! د دے جواب نہ زہ Satisfied خکہ نہ یم چہ بی ایل ایس کسانو تہ خو 16 گریڈ ملاویری خوداسے آیا پہ دغہ کنیں ہم کیری چہ ای سی تی کسان کنیں ہم داسے Different شتہ۔ ایم ایل ایس او ای سی تی تقریباً، دا ہم لائبریرین او سائنس ماسٹر دگری دہ نو کہ چرے پہ ای سی تی کنیں ہم، پہ دغہ ایجوکیشن دیپارٹمنٹ کنیں ایس۔ ای۔ تی بتول یو سکیل نے وی نو بیا ددے پہ سکیل کنیں ولے فرق پاتے کیری؟ چہ 113 کسانو تہ حق ملاویری خو 19 کسان د ہفے نہ محروم پاتے کیری۔ ہم ہفہ دگری ہولڈر چہ ہغوی ہم ایم ایل ایس دے ہفہ خو 16 گریڈ بی ایل ایس تہ ملاویری چہ ہغوی سرہ Bachelor دگری دہ۔

وزیر تعلیم، جی دا خبرہ مونہہ take up کرے دہ فنانس دیپارٹمنٹ سرہ۔ انشاء اللہ د ہغوی نہ چہ کلہ خبرہ Clear شی نو ما خودوی تہ اووے چہ 17 ورکول، زمونہہ خودا پہ فائدہ کنیں دہ چہ دیپارٹمنٹ تہ 17 سکیل ملاؤشی، دے لائبریرین تہ خود چہ فنانس دیپارٹمنٹ سرہ خود مونہہ دا خبرہ Clear کرو۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable member Syed Manzoor Hussain Bacha Sahib.

سید منظور حسین، محترم سپیکر صاحب! شکریہ۔ ما توجہ د منسٹر صاحب دے (الف) جز جواب تہ راگرخولہ چہ پہ ہفے کنیں سبحان خان دا تپوس کرے دے چہ فنانس رولز مطابق، اوس/Revise rules مطابق دا گریڈ 17 شوے دے نو دیکنیں زما پہ خیال لہ غوندے سوچ کول پکار دی چہ یو خل یو رول جو رشو او فنانس دیپارٹمنٹ ورسرہ اتفاق اوکرو پس د ہفے نہ بیا فنانس دیپارٹمنٹ سرہ د مشورے خہ ضرورت وو؟

جناب ڈپٹی سپیکر، آئریبل منسٹر! آپ یہ بتائیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کا آخر اعتراض کیا ہے؟

وزیر تعلیم، فنانس ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ آپ گریڈ 17 ڈائریکٹ نہ دیں، جب تک آپ پیبلک سروس کمیشن سے یا ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے ان کا کلیئر نہ لیں۔ اب ہمارے ممبر صاحب نے جو بیچ میں ضمنی سوال کیا ہے، باپا صاحب نے، تو ان کو یہ پڑھنا چاہیے کہ 1978 کے نظر ثانی شدہ فنانس رولز کے تحت، اب جواب میں یہ لکھتے ہیں کہ 2/6/1996 میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ایسے تمام لائبریرین جو MLS کی ڈگری رکھتے تھے، خصوصی رعایت دے کر گریڈ 17 میں ریگولار کیا گیا اور اس کے بعد فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کہا کہ

جناب عبد السبحان خان، 95 لیکلے دی۔

وزیر تعلیم، دا پہ جواب کنیں دے او بیا ہغوی وانی چہ د دے نہ پس کہ تاسو نورخومرہ کوے نو ہغہ بہ مونہہ نہ تپوس کوے او مونہہ سرہ بہ نہ Discuss کوے۔ مونہہ بہ فنانس دیپارٹمنٹ سرہ کینو او ہغوی سرہ بہ

سی بات ہے، ہم پاکستان کا حصہ ہیں۔ جی۔

Mr Deputy Speaker: Honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ستاسو پہ وساطت زہ دے ھاؤس تہ دا وایم چہ د دے بہ معلومات اوکرو۔ دا منسٹر صاحب بہ خبرہ اوکری او انشاء اللہ زہ بہ ہم نن خبرہ اوکرم، دا معلومات بہ اوکرو۔ د دوی حق دے نو خامخواہ بہ کوف، ولے بہ کوف۔

جناب عبد السبحان خان: سپیکر صاحب! تاسو خپلہ مہربانی اوکریہ او پہ دے سوال تاسو پوہہ شوی نے او تاسو پخپلہ د منسٹر صاحب نوٹس کنیں، فنانس منسٹر صاحب خو خیر خپل گپ لکوف او دے سوال تہ متوجہ ہم نہ وو، زہ بخنہ غوارم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سبحان خان! زما تجویز دے چہ دا Question اوس مونترہ Defer کوف۔

جناب عبد السبحان خان: دوی پکنیں یو تکیہ اووے، ایجوکیشن منسٹر صاحب یو تکیہ اووے چہ پبلک سروس کمیشن Sir! they are already selected by the Public Service Commission. ہفہ خو Select دی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونین نمبر 165 کو Defer کرتے ہیں اور پوری معلومات لے کر ایجوکیشن منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب عبد السبحان خان: ٹھیک ہے جی۔

وزیر تعلیم: میں تو یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ ہم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بھی پتہ کر لیں گے۔

وزیر تعلیم: نہیں ابھی ہم سبحان خان کے ساتھ بیٹھ کر۔

جناب عبد السبحان خان: میں بھی ریکارڈ لے آؤں گا جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اصل میں آن ریکارڈ ہے، میرے پاس ہے پلیز۔

جناب عبد السبحان خان: I will prove۔ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سوال بڑا Important ہے اور پورے صوبے سے اس کا تعلق

ہے۔

جناب عبدالسبحان خان، تھینک یو سر۔

Mr. Deputy Speaker: The last question. Honourable Member Janab Akram Khan Durrani is requested to please ask his Question No. 252.

- 252* - جناب اکرم خان درانی، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔
- (الف) 1993ء تا 1996ء پرائمری مڈل اور ہائی سکولوں کے لئے فرنیچر اور ٹاٹ کی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟
- (ب) مذکورہ عرصہ میں جن سکولوں کو فرنیچر اور ٹاٹ مہیا کئے گئے ہیں ان کی ہر سال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے۔
- (ج) آیا یہ درست ہے کہ فرنیچر اور ٹاٹ کی خریداری کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے؟
- (د) اگر (ج) کا جواب اجابت میں ہو تو منظور شدہ ٹینڈر کے ٹھیکہ دار کا نام اور ٹینڈر میں حصہ لینے والے باقی ٹھیکہ داروں کے نام فراہم کئے جائیں؟
- جناب محمد ہاشم خان (وزیر تعلیم)، جواب۔
- (الف) پرائمری، فرنیچر ایک کروڑ 80 لاکھ روپے۔
ٹاٹ، 4 کروڑ 40 لاکھ روپے۔
سیکندری، 4 کروڑ 85 لاکھ 8 ہزار روپے۔
- (ب) پرائمری فرنیچر تمام DEOs کو دیا گیا جنہوں نے ضرورت کے مطابق سکولوں کو دیا ہے۔
- ٹاٹ، 1994-95 اور 1995-96 کی تفصیل (الف) ہے۔
- (ج) محکمہ تعلیم پرائمری نے ٹینڈر طلب کئے تھے جبکہ محکمہ تعلیم سیکندری نے کوئی ٹینڈر طلب نہیں کئے تھے کیونکہ تمام فرنیچر پاک جرمن فرم پشاور اور ووڈ ورکنگ پراجیکٹ سویلیاں سے خریدا گیا جو کہ سرکاری ادارے ہیں۔
- (د) پرائمری ٹاٹ، نادرن سپورٹس پشاور۔
باقی ٹھیکہ داروں کے نام یہ ہیں

- (۱) نجیب اسپیکس پشاور۔
 (۲) شہزاد ٹریڈرز ساہیوال۔
 (۳) شفیق اینڈ سنتر ساہیوال۔
 (۴) راوی ٹریڈرز ساہیوال۔
 (۵) خالد عمران ساہیوال۔

فرنیچر 1994-95ء حیات برادرز پشاور۔ 1995-96ء عاصم ووڈ انڈسٹریز ہری پور۔
 سیکنڈری محکمہ تعلیم نے مینڈر طلب نہیں کئے تھے کیونکہ تمام فرنیچر پاک جرمن فرم پشاور
 اور ووڈ ورکنگ پراجیکٹ حویلیاں سے خرید گیا ہے جو کہ سرکاری ادارے ہیں۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 252 الف 'ب' ج 'د'۔ جناب
 سپیکر صاحب! اس میں 'ب' میں نے یہ وضاحت طلب کی تھی کہ 1993 تا 1996 پرائمری 'مڈل
 اور ہائی سکولوں کے لئے فرنیچر اور ٹاٹ کی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی تھی تو
 انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ فرنیچر پرائمری ایک کروڑ اسی لاکھ روپے، ٹاٹ چار کروڑ
 چالیس لاکھ روپے، سیکنڈری چار کروڑ پچاسی لاکھ آٹھ ہزار روپے اور یہ ٹوٹل ملا کر گیارہ
 کروڑ پانچ لاکھ اور آٹھ ہزار روپے بنتے ہیں۔ تو ابھی پہلے سوال میں نوابزادہ محسن علی خان
 صاحب نے یہ وضاحت کی تھی کہ پچیس کروڑ روپے کا فرنیچر اگر اس صوبے کے لئے لایا
 جائے تو تقریباً اس وقت کے لئے تو ٹھیک ہے اور دس سال اور بھی یہ استعمال ہو سکے
 گا اور اس کے بعد یہ (ب) میں نے یہ پوچھا تھا کہ مذکورہ حصرہ میں سکولوں کو جو فرنیچر
 اور ٹاٹ مہیا کئے گئے ہیں ان کی ہر سال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے تو انہوں
 نے صرف یہ جواب دیا ہے کہ DEOs پرائمری کو تمام فرنیچر مہیا کیا گیا ہے اور نیچے لکھا
 ہے کہ سیکنڈری 1994-95 اور 1995-96 کی تفصیل (الف) ہے جو کہ ہے ہی نہیں ہے،
 منسلک نہیں ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب اس سے یہ واضح ہے کہ وہ مہیا نہیں کر سکتے
 ہیں۔ انہوں نے ایک تو غلط بیانی کی ہے کہ تفصیل (الف) ہے اور وہ ساتھ ہے ہی نہیں
 اور اگر وہ تفصیل دے دیں اور ان سکولوں کا معائنہ کریں جن کے نام یہ دے دیں تو
 میرے خیال میں کسی سکول میں بھی وہ ٹاٹ نہیں ہونگے، نہ چاک ہو گا اور نہ اس میں
 کوئی کرسی ہو گی اور اس کے علاوہ میں سارا سوال بتا دوں تو وہ اس کا جواب دے دیں۔
 اس کے بعد ایک اور بات بھی ہے اس میں اور اس کے بعد سب کا جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اپنی تمام اہم باتیں بتا دیں تاکہ محترم وزیر صاحب ایک ہی دفعہ
 جواب دے دیں۔

جناب پیر محمد خان، گنی نو یو یو جواب دے ورکری۔

جناب اکرم خان درانی، او کہ یو یو جواب راکوی نو بیا ہم تھیک دہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہ نہ، تاسو ضمنی سوالونہ اوکرے جی۔

جناب اکرم خان درانی، اچھا اس کے علاوہ ایک اہم بات یہ ہے کہ آیا دوسرے ٹاٹ اور فرنیچر کی خریداری کے لئے ٹینڈر طلب کئے تھے تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ صرف پرائمری کے لئے طلب کئے تھے اور سیکنڈری کے لئے ٹینڈر طلب نہیں کئے گئے ہیں اور اس میں یہ بھی کہا ہے کہ وہ گورنمنٹ کے کارخانے ہیں اور انہی سے لئے گئے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کے علاوہ کوئی پرائیویٹ کارخانہ اس سے سستے داموں دے سکے تو آیا یہ ضروری ہے کہ وہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کے کارخانے سے خریدیں گے اور اس میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ جن ٹھیکہ داروں نے اس میں ٹینڈر کے لئے درخواستیں دی تھیں ان کے نام اور جن کو دیا گیا ہے ان کے نام دیں تو اس میں دکھیں، تو اس میں وہ بات ہے جو کہ

وزیر تعلیم، سپیکر صاحب! زہ دے ضمن کین خبرہ اوکرہ۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Education.

جناب اکرم خان درانی، نہیں، میں بات پوری کر لوں تو پھر منسٹر صاحب کیلئے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، وہ شاید آپ کی Help کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر تعلیم، اس سے آپ کو آسانی ہو جائے گی۔ میرے خیال میں اس سے پہلے جو

محسن علی خان صاحب نے سوال کیا تھا یہ اس سے ایک ملتا جلتا کیس ہے۔

جناب اکرم خان درانی، میرا سوال یہ تھا، وہ کسی اور کا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں آپ کا یہ سوال بھی ہم اگر کمیٹی کو ریفر کر دیں تو۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم، اس پر بھی کمیٹی میں بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ آئریبل منسٹر خود کہہ

رہے ہیں کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

وزیر تعلیم، ویسے سر میرے پاس لسٹ ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 252 moved by Honourable Member Akram Khan Durrani should be referred to Standing Committee for Education?

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The question is referred to the Standing Committee for Education.

نوابزادہ محسن علی خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پینز محسن علی خان صاحب۔

نوابزادہ محسن علی خان، سر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ نے اور اس معزز ایوان نے مہربانی کی اور اس مسئلے کو بھی کمیٹی کو ریفر کر دیا ہے۔ صرف محکمہ تعلیم کو آپ یہ ہدایت کریں کہ جو جواب وہ دیں اور جب وہ لکھ کر دیں کہ فہرست منسلک ہے تو کم سے کم It should be attached. یہ تو نہیں ہے کہ فہرست ہے ہی نہیں اور جواب انہوں نے دیا ہے کہ (لف) ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آئریبل ممبر جناب اکرم خان درانی۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! یوہ عجیبہ غوندے خبرہ دہ

جی۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! زما پہ خیال دے اکرم خان درانی صاحب لہ بہ لست ورکرو۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! زہ مطمئن یم او ستاسو شکریہ ادا کیوم۔

وزیر تعلیم، دوی لہ بہ نے لست ورکروے وی۔

جناب اکرم خان درانی، ما تہ نے نہ دے راکرے جی او پہ دے ہاؤس کنین یو معزز ممبر تہ ہم نہ دے ملاؤ شوے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ما تہ ہم نہ دے ملاؤ شوے۔

جناب اکرم خان درانی، صرف تاسو تہ ملاؤ دے جی او زمونر تولو رونرو تہ نہ دے ملاؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ما تہ ہم نہ دے ملاؤ شوے۔

وزیر تعلیم، دا بہ تیوس اوکرو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دا چاتہ ہم نہ دے ملاؤ شوے۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! ستاسو که اجازت وی په یو پواننت باندے خبره کومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نه جی، ستاسو دا کونسچن خو اوس کمیٹی ته خی، تاسو هلته بیا تپوسونه اوکړئی جی۔

جناب اکرم خان درانی، نه جی، دا ددے نه علاوه خبره ده۔ یوه عجیبه غوندے خبره جی دلته راغله۔ دلته دا یو شے راغے، اعلان غوندے دے او ټولو ممبرانو ته تقسیم شو۔ عجیبه خبره دا ده چه زمونږ صدر صاحب، لا صدر نه دے جوړ شوے۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان، امیدوار۔

جناب اکرم خان درانی، تارر صاحب، نو هغه اوس گورنر هانس ته راخی او ټول د گورنمنټ په Through باندے، هغه د پاره د اے این پی او مسلم لیگ والا ممبران هلته غوښتلے شوے دی۔ دا خو جی داسے خبره ده چه خپله رانے ددوی په زړه کښی چه کومه وی، داسے ښکاری چه څه پابندی غوندے پرے لگولے شوے ده نو دا یو خط غوندے راغله دے چه تارر صاحب راروان دے او گیاره بجے به د اے این پی ممبرانو سره گورنر هانس کښی وینی او باره بجے به د مسلم لیگ ممبرانو سره وینی۔ زه وایم چه دا خود جمهوریت طریقہ نه ده۔ که هغه راخی نو د چا خپل خپل ځانے ته دے ورشی او Jointly چه گورنر صاحب یا حکومت څوک مجبوره وی او هغه د پاره نه بوخی نو په دے باندے جی زمونږه اعتراض دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پلیز، مور بی بی۔

بیگم نسیم ولی خانہ، محترم سپیکر صاحب! مونږ، که مسلم لیگ دے او که اے این پی ده، دا دسپلن پارټی دی او چه کله یو متفقہ امیدوار ولاړ دے، اودریدلے دے، اودرولے شوے دے نو مونږ د هغه پابند یو چه هغه له ټوټ وړکوف۔ دا بیله خبره ده که هغه راخی او ممبران وینی او د خپل ځان نه ممبرانو سره خبره کوی۔ زه کم از کم د مسلم لیگ او د اے این پی د ممبرانو د طرفه دا خبره کول غواړم۔۔۔۔۔ (تالیان)۔۔۔۔۔ چه مونږه ددے خبره پابند یو او

مونڙن جو داسو مادر پدر آزاد سياست نه ڪوڙو۔ مونڙن ڇا ته ڇه Candidate او واريو نو هغه زمونڙن Candidate وي او بيا خپل ووٽ خرڇو نه، بيا خپل ووٽ هم هغه سري له وركوڙو۔ هغه د دے د پاره نه راڃي ڇه مونڙن نه دے گورنر صاحب په زبردستي ووٽ او غواري، گورنر نه ڇه دير لونه لونه خلق هم مونڙن نه په زبردستي ووٽ نه شي غوښتے، نه مونڙن د ڇا پابند ڪيدے شو۔ مونڙن د خپلو اصولو او د خپل پروگرام پابند يو او مونڙن به ووٽ هغه له وركوڙو۔ دا د هغوي مهرباني ده ڇه هغوي راڃي او ممبرانو له وخت وركوي او ممبران ويني او ممبرانو ته وائي ڇه تاسو مهرباني او پيشگي مهرباني راته وائي۔۔۔۔(ٽاليل)۔۔۔۔

جناب اکرم خان دراني، بيگم صاحبہ! مونڙن دا خبره چرته نه ده ڪرے ڇه يره دوي هغوي سره Alliance دي يا دوي دے هغه ته ووٽ نه وركوي۔ دا د دوي خپله يوه خبره ده، هغوي ته به دوي ووٽ هم وركوي خو ڪم از ڪم د دے ٽولو ڪسانو جي ڪورونه هم شته۔ د اے اين پي ڇه دلته ڪوم هافس آف دي ليڊر دے نو د هغوي خانے هم شته دے، د مسلم ليگ هم شته دے نو گورنر هافس خود دے دے ملڪ يو او زمونڙن د ٽولو يو شريڪ خانے دے نو پڪار دا دي ڇه دوي ڇه راغوبتے شوے وو، زه د بي بي په خبره باندے اعتراض نه ڪومه او نه مو پرے ڪرے دے ڇه يره دوي وائي ڇه مونڙن به ووٽ وركوڙو يا نه وركوڙو۔ دوي به ووٽ هم وركوي خو پڪار دا وو ڇه پرائيوٽ خانے ته دوي راغله وے او ورسره ملاؤ شوے وے او باقي د پريزيڊنٽ شپه ڇه غومره نور، اميدوارن دي، هغوي هم دا خبره ڪرے وه ڇه مونڙن ته دے هم وخت راکرے شي ڇه مونڙن هر اسمبلي ڪين هغه خپل، ڇه هغه څه پروگرام دے، هغه پيش ڪوڙو نو گورنمنٽ هغوي ته هم څه اجازت ورنڪرو او باقي هغوي په تي وي باندے تانم غوښتے وو او په تي وي باندے هم هغوي ته څه تانم نه دے ملاؤ۔

Minister for Law and Parliamentary affairs: Point of order.

Mr. Deputy Speaker: Please, Minister for Law and Parliamentary affairs.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سپیکر صاحب! درانی صاحب خبرہ کوی خو ہغہ زمونرہ میلہ دے او Acting Governor ہغوی As a میلہ راغوبنتے دی او لنچ، د ہر چا کورشتہ۔ ہغہ دلتہ خبرے کولے شی، لنچ باندے مونر نے غوبنتے یو او لنچ باندے ہیخ پابندی ہم نشتہ او بل دادہ چہ داد مخکن نہ دا Precedent دے۔ دا لغاری صاحب چہ راغلے وو نو مونر بتول بللے شوہی ووگورنر ہاؤس تہ او مونر تلی وو۔ لغاری صاحب د اپوزیشن ممبرانو سرہ ہم خبرہ کرے وہ او دلتہ سپیکر چیمبر تہ ہم راغلے وو۔ داسے شخہ پابندی نشتہ پہ چا باندے او مونر ہغہ لہ صرف او صرف پہ دے خو چہ گورنر صاحب ہغوی پہ لنچ باندے غوبنتے دی او The Governor Sahib has the prerogative چہ ہر شوک پہ لنچ راغوبنتے شی، داسے شخہ خبرہ نہ دہ سر۔

جناب پیر محمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب! دے خط کنبں د لنچ خبرہ نشتہ، دے کنبں چہ کوم خط نے دغہ کرے دے نو جناب سپیکر صاحب دوی وانی چہ پہ 26 دسمبر گیارہ بجے بہ راخی پینورتہ۔ کمشنر صاحب د طرف نہ جاری کردہ پروگرام، پہ دے زما ہم Objection دے جناب سپیکر صاحب۔ دے Candidate دے، چہ Presidential candidate دے نو د دہ د پارہ Convincing سرکاری افسر نہ شی کولے، دے ولے کوی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Documents ہمیں بتائیں کیا یہ ایٹو ہوا ہے۔ یہ سرکاری Circular ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دے کنبں دا ہم لیکلے شوے دی۔ ملاقات کے بعد گورنر ہاؤس میں عصر اند دیا جائے گا۔

جناب پیر محمد خان، دے کہ Candidate وی، کہ دے Candidate وی نو پہ پرائیویٹ خانے کنبں دوی راغوبنتے شی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ سرکاری ہے لیکن ویسے ہی یہ انفارمیشن ہے۔

جناب پیر محمد خان، نو دے خو وانی چہ گورنر ورلہ دودنی کرے دہ او بل طرف تہ دا وانی چہ اعلان نہ دے۔ جناب سپیکر صاحب! دے خو دا جواب شخہ عجیبہ غوندے کنبں دے۔ یو طرف تہ وانی چہ گورنر صاحب دودنی

کرے دہ او -----

جناب غفور خان جدون: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

ملک جہانزیب خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ستاسو نہ مخکین هغوی پاسیدی دی۔ لی

جناب پیر محمد خان: بل طرف تہ دوی وانی چہ سرکاری پروگرام نہ دے۔

چتھنی چہ دہ پہ هغے کین -----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دا ولے، شنگہ چہ بی بی هم او فرمانیل، دا

دسرکاری پارتنی Nominate شوے صدر دے، هغے د پارہ مونر

Votingconvincing جتی چہ ورتہ مونر Convincing هم اوکرو۔ دا د

حکومت هم حق دے چہ د هغه د پارہ مونر Convincing اوکرو۔ گورنر هم

زمونر د پارتنی ممبر دے، تاسو هم زمونر د پارتنی ممبر تے۔ کہ یو سرے ----

شور) ----

جناب پیر محمد خان: یا خو دا وے چہ گورنر د دے صوبانی اسمبلی سپیکر

وے، هغه Convincing نہ شی کولے، دویم گورنر -----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: هغه Convincing نہ کوی، هغوی لنچ د پارہ

غوبنتی دی او مونر بہ As a پارلیمانی پارتنی هلته خو او ورسره بہ خبرہ

کوق۔ دے باندے هیخ قسم پابندی نشته او نہ پہ دے باندے -----

جناب پیر محمد خان: گورنر Convincing نہ شی کولے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دے کین لغاری سرہ هم راغله وو۔ (شور)

جناب پیر محمد خان: دا سرکاری پروتوکول دے او د دے اهل پہ دے وخت

کین نہ دے خکہ چہ دے Candidate دے۔ چہ دے Candidate دے نو دے خو

بہ د بل Candidate سرہ مقابلہ کوی۔ مقابلے نہ پس لغاری صاحب کہ راغله

دے او گورنر دوہنی کرے، دہ خو هغه د الیکشن نہ پس راغله دے چہ صدر

شو۔ مخکین چہ راغله دے نو دلته د سپیکر صاحب کمرے تہ راغله دے

اوزمونر سرہ نے ملاقات کرے، د اپوزیشن یا د سرکاری بنچر د خاص خاص

کسانو سرہ۔ کہ دے د خاص خاص کسانو سرہ دلته راغله وے، ملاقات نے

دے۔ فرض کرہ کہ گورنر ہاؤس تہ دا Candidate راغوبنتے شی، دے ہلتہ تقریر کولے شی، دے ہلتہ خان لہ د گورنر پہ Through ووت پیدا کولے شی نو بیا زمونزہ Candidate تہ ہم دا اجازت ورکریے چہ ہغوی دے گورنر ہاؤس تہ راشی او بتول ممبرز دے راغواری۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل فرید خان طوفان صاحب۔

جناب فرید خان طوفان (وزیر خوراک و ہدیات)، جناب سپیکر صاحب! زمونزہ اکرم خان صاحب او د نجم الدین صاحب، د دوی دا خبرہ چہ کومہ دہ دا بے وزنہ نہ دہ۔ دے خبرے کنیں۔۔۔۔۔ (تالیان)۔۔۔۔۔ خو یو خبرہ کوم لکہ چہ ٹخنکہ نجم الدین صاحب وانی، زمونزہ پہ دے ملک کنیں داسے روایات دی یعنی بے نظیرے محترمے Oath واغستہ د پرائم منسٹر او دلته د چیف منسٹر فیصلہ کیدلہ یا ہغے کنیں د یوے پارٹے خہ اکثریت فیصلہ نہ وہ شوے، ہغے جہاز را او غمستہ او ہغہ ماہنام دلته راغلہ نو یعنی داسے وو چہ ممبران پہ ہغے کنیں، د صوبانی اسمبلے ممبران وانی چہ مونزہ نے گورنر ہاؤس نہ واغستو او بو نے تلو او مونزہ باندے نے پریشرا وچوؤ چہ تاسو دے چیف منسٹر تہ ووت ورکریے او ہغہ راغے دلته کنیں نے خلاف ووت ورکرو۔ د دے اسمبلی ممبران بے ضمیرہ نہ دی، د کورخبرہ دہ جی، چہ اوس دا شیرعلی صاحب راخی، ہغہ جہاز غواری، تیلی ویزن غواری، ہغہ وانی چہ مالہ پہ دے باندے، او پارٹی نے بل طرف تہ وانی چہ مونزہ انتخابی سیاست کنیں حصہ نہ اخلو، مونزہ بہ د جہاد سیاست کوؤ نو دا داسے خبرے دی چہ د کوم، گورنر صاحب چہ ہغہ راغوبنتے دے، میلہ دے، کہ ہغوی تہ شوک ورخی نو زہ دعوت ورکوم پیر محمد خان صاحب تہ، دغہ بتولو ممبرانو صاحبانو تہ چہ شوک ہم دہغہ سرہ ملاقات کول غواری، پہ ہغے کنیں خہ دغہ دے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب نجم الدین خان، زمونزہ دے منسٹر صاحب خبرہ اوکرہ جی، دا خبرہ جی لہ۔۔۔۔۔

Mr. Akram Khan Durrani: Janab Speaker Sahib! personal explanation.

ملک جمائزب خان، پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب عبدالسبحان خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر صاحب! زہ دا خواست کوم چہ د اسلامک نظریاتی کونسل والا دا رپورٹ تقریباً شپیتہ خلہ پہ دے ایجنڈہ باندے راغلو نو پکار دہ چہ دا خبرہ ختمہ شی۔ (شور)

جناب نجم الدین خان، د دے خو دا مطلب دے چہ حکومت پخپلہ باندے صدر صاحب Prisedent منتخب کوی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، آپ وزراء کو وقت دے رہے ہیں اور ہمیں وقت نہیں دے رہے ہیں۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! فرید طوفان صاحب یوہ خبرہ اوکرلہ چہ د دوی پارٹی فیصلہ کرے دہ چہ مونر پہ الیکشن کنس حصہ نہ اخلو جی، مونر دا یقیناً فیصلہ کرے وہ چہ دا دے خل کوم الیکشن شوے دے او صدر آرڈیننس جاری کرے دے چہ باسٹہ او تریسٹہ باندے چہ کوم امیدوار صحیح نہ وی نو ہغہ اہل نہ دے او د غہ مجبورے نہ جی داسے خلق شتہ چہ د دے ملک اوس ہم Defaulter دی، پہ ہغوی باندے پیسے دی او باوجود د ہر غہ ہغوی تہ اجازت ملاؤ شو او الیکشن نے اوکرو۔ مونر د ہغہ خلقو خلاف دا خبرہ کرے دہ او مونر ونیلے دی کہ آئندہ الیکشن کنس بیا داسے۔۔۔۔۔۔

ملک جمائزب خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ سپیکر صاحب! زہ یوہ خبرہ کوم۔

جناب اکرم خان درانی، پہ ہغے وخت باندے مونر د دے الیکشن خبرہ نہ وہ کرے، آئندہ الیکشن مونر ونیلے وو چہ کہ چرتہ داسے بیا اوشو چہ دغہ دیفالٹر خلق چہ ہغوی د دے ملک خزانے لوٹ کرے دی ہغوی د دے ملک پیسے اوریے دی، او یو وخت کنس نے غہ حیثیت وو او نن نے غہ حیثیت دے، کہ داسے خلق بیا راخی نو مونر بہ بیا دے الیکشن کنس حصہ نہ اخلو۔

ملک جہانزیب خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، فتح محمد خان صاحب۔

جناب فتح محمد خان (وزیر مال)، جناب سپیکر صاحب! -----

جناب ڈپٹی سپیکر، دھغہ نہ پس بیا تاسو خبرے اوکریے۔ تاسو خبرہ اوکریے۔

جناب نجم الدین خان، سر! منسٹر صاحب زما د پارتے متعلق ہم یو خبرہ

کریے دہ، ماتہ ہم جی اجازت دے چہ زہ خپل -----

وزیر مال، یو سیکنہ چہ زہ خبرہ اوکرم جی نو بیا -----

جناب ڈپٹی سپیکر، فتح محمد خان صاحب! د ملک صاحب نہ پس بیا خبرہ

اوکریے۔

وزیر مال، خبرہ خو بی بی ہیرہ پہ وضاحت سرہ اوکریے۔ پہ دیکین داسے

کسان نہ خی ہلتہ کین چہ ہغہ د خطرے کسان دی او کہ ہلتہ کین لارشی

ہغہ بہ نے پریشرانز کری او یا بہ ورلہ سخہ ورکری یا سخہ داسے معاملہ پکین

نشہ۔ دا خو بتول ہغہ خلق دے چہ ہغہ معلوم دی او پہ دیکین د خطرے ہیخ

خبرہ نشہ کہ لارشی او کہ زمونر دا نور ملگری سخوک راتل غواری نو

دوی ہم راتلے شی او کہ فرض کری بل یو کس راشی او ہغہ وانی چہ زہ دے

ممبرانو سرہ ملاویرم نو ہغہ ہم راتلے شی۔ دا خو سخہ دومرہ عجیبہ خبرہ

نہ دہ، کوم یو تن چہ راخی نو راخی دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ملک جہانزیب خان۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! مونر خبرہ داسے نہ دہ کریے۔ مونر

دانہ وایو چہ ہر سخوک دے راشی او کہ سخوک رانشی -----

ملک جہانزیب خان، زہ خو جی دے پیر محمد خان او درانی صاحب تہ دا یوہ

خبرہ کومہ -----

وزیر قانون و پارلیمانی امور، سپیکر صاحب! زہ دا عرض کومہ چہ کوم یو وی

ہغہ بتول دے راشی۔ مونر بہ د ہغوی عزت کوؤ او ہغہ لہ بہ روتے ہم

کوؤ۔ ہغوی سرہ بہ کینو خو ووت بہ ہغوی لہ نہ ورکوؤ، ووت بہ صرف

تار صاحب لہ ورکوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ملک جہانزیب خان۔

جناب پیر محمد خان، الیکشن کمیشن ته دا رپورٹ ورائندے کیری چه دا دوی حال دے، نوٹس دے پرے واخلی۔

Mr. Deputy Speaker: You are free to go to any forum.

وزیر مال، سر! نجم الدین خان کینوے چه زه خبره اوکرم۔

جناب پیر محمد خان، الیکشن کمیشن ته دا رپورٹ ورکومه چه هغه د دے خبرے نوٹس واخلی چه د صوبه سرحد اسمبلی، دا بقول د Convincing د پارہ استعمالیری، دا غیر قانونی دے۔

Mr. Deputy Speaker: Pir Muhammad Khan! You can go to any forum, we have no objection. No body have any objection.

ملک جہانزیب خان، زه پیر محمد خان، درانی صاحب او نجم الدین ته دا خبره کومه -----

جناب ڈپٹی سپیکر، جی اوکرم۔

ملک جہانزیب خان، زه دوی ته دا خبره کومه چه دوی په دے کاغذ ولے خفه شوے دی، د دوی هے هم غوک پاس کیری نہ۔ زه ورله دعوت ورکوم چه ووت دے مونر له راکری۔ بله خبره دا کومه جی، بله خبره مے دا ده چه دوی وائی چه د باسٹھ او تریاسٹھ برابر، درانی صاحب وائی نو دا زمونر کوم Candidate چه دے جی تارر صاحب، داسے یو سرے دے، ما ته په جماعت اسلامی کین دے اوبنائی، په جمعیت العلماء کین دے اوبنائی او په پیپلز پارٹے کین دے راتہ اوبنائی۔۔۔۔۔ (قمتے)۔۔۔۔۔ نو دے په باسٹھ او تریاسٹھ باندے برابر دے او که نه دے؟ دوی ولے غلط بیانی کوی، دوی له مونر ولی اللہ پیدا کرے دے۔۔۔۔۔ (شور)۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی، هغه الیکشن کمیشن Reject کرے دے، د هغه خلاف فیصله به کیری چه دے صدارتی امیدوار نه شی جو ریڈے۔

جناب نجم الدین خان، سر! زمونر عرض دا دے چه -----

جناب عبدالسبحان خان، په پوائنٹ آف آرڈر سر ولاریم۔ هغه له هائی کورٹ

Stay ورکے دے جی، دے بیا Contempt of court کوی، زما دا اکرم رور۔
دے دتوہین عدالت مرتکب دے سر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، د ہفہ جی کیس پہ عدالت کنب دے او ہفہ
Genuine candidate دے۔ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر، نجم الدین خان! تاسو خبرہ کول نہ غوارے۔

جناب نجم الدین خان، منسٹر صاحب ونیل چہ زہ بہ خبرہ کومہ۔ منسٹر
صاحب ونیل چہ محترمہ بے نظیر بہتو راغلے وہ گورنر ہاؤس تہ او ہفہ پہ
ہفے وخت کنب د پاکستان پرانم منسٹرہ وہ۔ ہفے د ہرے صوبے دورہ
کولہ، ہفہ د الیکشن پہ Base باندے نہ وہ راغلے چہ دلته نے الیکشن کنب
ووتونہ پیدا کول جی خو زما عرض دادے۔

ملک جہانزیب خان، پوانت آف آرڈر سر۔ دوی وانی چہ پہ باسٹہ او تریاسٹہ
باندے پہ دوی کنب۔

جناب نجم الدین خان، د باسٹہ تریاسٹہ، نہ نو خبرے تہ مے دے پر پردی کنہ۔

ملک جہانزیب خان، کہ بل کوم یو دے، اول دے پہ باسٹہ تریاسٹہ باندے دوی
خان برابر کری۔

جناب نجم الدین خان، د باسٹہ تریاسٹہ خبرہ کوی جی، الیکشن کمیشن
Already فیصلہ کرے دہ چہ باسٹہ تریاسٹہ شخہ دے او ہفے پکنین Objection
کرے دے، کاغذات Reject شوے دی، لامنتخب شوے نہ دے۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Member Saleem Saifullah Khan
Sahib, the last Member on point of order.

جناب عبدالسبحان خان، ہغوی لہ ہائی کورٹ Stay ورکے دہ۔ د کورٹ
فیصلہ، تہ Contempt of court کوے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر! میری تو اکرم درانی صاحب اور نجم الدین
خان سے یہی گزارش ہو گی کہ ہمیں پہلے ہی سے پتہ تھا کہ صدارتی الیکشن میں ضرور دھاندلی
ہو گی جو کہ ہو رہی ہے اس لئے ہم نے بائیکاٹ کیا ہے اور ان سے میں یہ درخواست کرتا
ہوں کہ اس الیکشن کا بائیکاٹ کریں۔ ---- (تقف) ----

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم آپ کی یہ بات مانتے ہیں۔

جناب نجم الدین خان، 29 او 30 دوہ ورخصے۔

جناب عبدالسبحان خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب! آپ ہاؤس سے پوچھیں۔ آپ خود کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان سے پوچھتا ہوں اور ان کی بات مانتا ہوں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، آپ ہم سے پوچھیں گے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ Private

Members Days اور ان قراردادوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم روزانہ قراردادیں بھیجتے

ہیں اور ان پر عمل تو ہوتا نہیں ہے تو کیا فائدہ۔ آپ private Member Days

لئے کر رہے ہیں، مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نجم الدین خان صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ Private

Members Day جو ہے Miss ہوا ہے چھٹی کی وجہ سے، اسے پیر کے دن لے لیا

جانے اور جناب محترم سلیم سیف اللہ صاحب نے اس کی مخالفت کی ہے تو آیا ہاؤس اس حق

میں ہے کہ ہم Private Members Bill لے لیں؟

Voices: Yes/ No.

جناب ڈپٹی سپیکر، میں استدعا کروں گا کہ جو مخالفت میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(Yes کے حق میں زیادہ ممبر کھڑے ہو گئے)

جناب عبدالسبحان خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ پیر کے دن کو پرائیویٹ ممبرز ڈے کی

حیثیت سے لیں گے۔

جناب عبدالسبحان خان، جناب! آپ نے مجھے صبح اجازت دی تھی کہ آپ پوائنٹ آف

آرڈر پر کھڑے ہو جائیں۔ ایک اہم مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کے بعد تو میرے خیال میں آپ چھ دفعہ پوائنٹ آف آرڈر پر

کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب عبدالسبحان خان، نہیں، ریڈیو پاکستان پشاور کے متعلق میری پریوینج موشن ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! وہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے۔ جن کے پاس ووٹ نہیں ہوتے تو وہ ہمیشہ بائیکاٹ کرتے رہتے ہیں اور خدا کے فضل سے دھاندلی کی ہمیں ضرورت نہیں ہے، 'Two third majority' سے زیادہ ووٹ لیکر ہم کامیاب ہوں گے۔
جناب ڈپٹی سپیکر، انشاء اللہ۔

جناب نجم الدین خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

(رخصت کے لئے معزز اراکین اسمبلی کی درخواستیں۔)

جناب ڈپٹی سپیکر، ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔ جناب انجنیئر گیان صاحب نے 26-12-1997 کے لئے، جناب احمد حسن صاحب نے 26-12-1997 کے لئے، جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب نے 26-12-1997 کے لئے، جناب شیر زمان شیر صاحب نے 26-12-1997 کے لئے۔ یہ درخواستیں پاس کر دی جائیں پچھٹی کے لئے؟

(The motion was carried).

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

جناب نجم الدین خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ پہ بلہ مسئلہ باندے خبرہ کوم، بلہ باندے۔ سر! زما عرض دا دے چہ زمونہ دا اسمبلی دا سیشن اوچلیدو جی، زمونہ دوہ Private Member Days وو، یو جی زما خیال دے چرتہ د یوے پارٹی غہ پارلیمانی میٹنگ وو کہ غہ چل ول وو او ہفہ کنس یوہ ورخ لارہ جی، پروں پچیس دسمبر باندے زمونہ دا بلہ ورخ ہم لارہ۔ زما، زمونہ جی دیر اہم قراردادونہ او اہم خبرے دی جی او پہ دے سیشن کنس چہ دا اونشی نو زمونہ جی بالکل پوزیشن خرابیری، ہفہ خپلو خلقونہ ہم خرابیری نو ستاسو پہ وساطت سرہ دا درخواست کوم چہ 29 او 30 تاریخ دے Private Member Day declare سنی چہ مونہ دا قراردادونہ از دا خبرے پیش کرو او زما خیال دے چہ پہ دیکنن بہ دا بتول ایوان زما مرستہ اوکری۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نجم الدین خان! آپ مطمئن ہو جائیں گے اگر ہم آپ کا یہ جو Private Member Day ہے اس کو Monday کو لے لیں۔

جناب نجم الدین خان، بالکل جی۔

کروائیں اس کے بعد وہ قرارداد -----

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں جی۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور، نہیں وہ کہتے ہیں کہ میں قرارداد پیش کرتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں انہوں نے بات پوری نہیں کی ہے۔

جناب طارق حمید خٹک، محترم سپیکر صاحب! دایو قرارداد دے د پیر محمد
خان، اکرم درانی صاحب، طارق سواتی صاحب او زما دغہ تہ -----
جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

جناب طارق حمید خٹک، دازمونہ دے قبائلی رونہ و -----
جناب ڈپٹی سپیکر، نہ، تاسو غوارے چہ دا قرارداد پیش شی؟
جناب طارق حمید خٹک، زہ وایم چہ دا قرارداد دے پیش شی۔
جناب ڈپٹی سپیکر، تہ پاسہ او ریکوسٹ او کرہ کنہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔ زہ ہاؤس
تہ خواست کوم چہ 240 Under rule تحت رول 123 دے Suspend کرے شی
او دوی دے خپل قرارداد پیش کری۔

جناب پیر محمد خان، زما خیال دے چہ رول 124 بہ Suspend کیری۔

Mr. Deputy Speaker: Yes, 124. Is it the desire of the House that
under rule 240, rule 124 be suspended and Mr. Tariq Khan, Pir
Muhammad Khan and other Members be allowed to present their
resolution?

(The motion was carried).

Mr. Deputy Speaker: Rule 124 is suspended. Thank you.

رول 124 susped کر دیا گیا ہے اور پیر محمد خان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی
ریزولوشن پیش کریں۔

جناب پیر محمد خان، شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش
کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ فرنگی دور سے نافذ کالے
قوانین جو کہ چالیس ایف سی آر کے نام سے موسوم ہیں، اہتمامی ظالمانہ اور غیر انسانی

قوانین ہونے کی وجہ سے قبائلی بھائیوں کے ساتھ انسانیت کش سلوک ہو رہا ہے، لہذا ان قوانین کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب طارق حمید صاحب آپ بھی اپنی قرار داد موو کریں۔

جناب طارق حمید خٹک، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ فرنگی دور سے نافذ کالے قوانین جو کہ ایف سی آر 40 کے نام سے موسوم ہیں، اتہائی ظالمانہ اور غیر انسانی قوانین ہونے کی وجہ سے قبائلی بھائیوں کے ساتھ انسانیت کش سلوک ہو رہا ہے، لہذا ان قوانین کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب شکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ فرنگی دور سے نافذ کالے قوانین جو کہ ایف سی آر چالیس کے نام سے موسوم ہیں، اتہائی ظالمانہ اور غیر انسانی قوانین ہونے کی وجہ سے قبائلی بھائیوں کے ساتھ انسانیت کش سلوک ہو رہا ہے، لہذا ان قوانین کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب محمد طارق خان سواتی صاحب - (Not present, it lapses)
جناب پیر محمد خان صاحب آپ Discussion شروع کریں۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! زموئزہ پہ دے آئین کئیں کہ مونزہ اوگورو نو د دے آئین نہ دا بنیادی حقوق چہ کوم دی د آئین، دا قوانین د ہغہ بنیادی حقوقو ہم خلاف دی خکہ سپیکر صاحب کہ تاسو اوگورے چہ زموئزہ دا دوست گیان چہ اغواء شوے وو نو پہ دے دوران کئیں ہم د غومرہ خلقو کورونہ بہ پانے مال شوے وی، د غومرہ خلقو کورونہ بہ گہ و د شوے او لوٹلے شوے بہ وی۔ دا یوہ بہانہ جورہ شی جناب سپیکر صاحب چہ یرہ پہ دے علاقہ کئیں یو جرم شوے دے او دہغہ یو جرم پہ سزا کئیں بتول کلے رایسارشی۔ د ہغوی کورونہ بلدوزشی، د ہغوی خلق اونیوے شی او جیلونو تہ بوتلے شی او پہ جیلونو کئیں ہغوی سرہ زیاتے او ظلم کینی۔ ہغہ غریبانانو تہ ہیخ خپل ہغہ جرم نہ وی معلوم چہ ماغہ جرم کرے دے،

پہ ہفہ سالم کلی کین بہ یو کس جرم کرے وی او یا بہ پہ ہفہ علاقہ کین چا کرے وی، پہ دے علاقہ کین پیر شریفان او پیر بنہ بنہ خلق دے۔ تھیک دہ چہ علاقہ کین مجرمان ہم وی چہ ہغوی تخریب کارے او واردات کوی خود یو سری د جرم د لاسہ بتولہ علاقہ متاثرہ شی او د یو سری د بدامنے د لاسہ بتولہ علاقہ بیا بدامنہ شی۔ نو جناب سپیکر صاحب! دا داسے قوانین دی چہ پہ دیکین چا تہ حق او انصاف نہ ملاؤ پیری۔ پہ دیکین باقاعدہ غہ عدالتونہ نشتہ چہ ہفے تہ وکیلان لارشی او ہغوی پکین دلائل پیش کری۔ ہفہ خلق پخپلہ لارشی او پہ ہفے کین پیش شی او پہ صحیح طریقہ باندے، خو بس جس کی لاشی اس کی بھینس والا خبرہ دہ۔ ہفہ انتظامیہ چہ ہلتہ غوک وی، د ہغوی خپلہ خوبنہ دہ چہ کوم سرے گرفتار کول غواری پہ یو قانون یا پہ یو جرم کین نو ہغوی نے پہ خپلہ خوبنہ اونسی۔ کہ پہ یو کلی کین جرم شوے وی او پہ ہفے جرم کین پہ دویم کلی، دریم کلی کین غوک گرفتار کول غواری، د یو آفیسر یا د چا انتظامیہ والا د چا سرہ ناکت وی او ہفہ لہ سزا ورکول غواری نو ہفہ پکین راگیر کری او ہفہ غریبانان د ہفہ خانے نہ راوی او دلته کین پہ ہغوی باندے غورونہ بیا نیسی او لاسونہ ورلہ اوتری او ہفہ انسانیت کش سزاگانے ورلہ ورکوی چہ ہفہ بالکل زمونرہ دلته کین پولیس پہ ریمانڈ کین ہم نہ شی ورکولے۔ نو جناب سپیکر صاحب! دا قوانین چہ دی دا زمونرہ د بنیادی حقوقو خلاف او زمونرہ د آئین خلاف دی خکہ چہ پہ دیکین بنیادی حقوق بالکل پامال دی۔ بنیادی حقوقو د پارہ لازم دی چہ د ہفے مونرہ پاسداری اوکرو نو لہا دا قوانین دے ختم کرے شی او دلته کین دے انصاف راورے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب طارق حمید خان ٹنگ۔

جناب طارق حمید خان ٹنگ، جناب سپیکر صاحب! ٹنگہ چہ پیر محمد خان صاحب افرمائیل دا 40 F.C.R چہ کوم زمونرہ د قبائیلی روترو خلاف استعمالیری دا بالکل یو غیر انسانی قانون دے او غومرہ زر تر زره چہ کیدے شی نو دا دے ختم کرے شی خکہ لکہ ٹنگہ چہ ہغوی افرمائیل پہ ہفہ خانے کین سم د خناورو غوندے سلوک د انسانانو سرہ کیری۔ پہ دے باندے

خو به زما په خيال زمونږه مور بي بي چه زمونږه ليډره ده، هغه به هم په دے باندے خبره كوي خو زر تر زره چه دا قوانين، دا 40 F.C.R چه ورته ونيله شي او كوم د Settle area دا قوانين چه دي دا دے هلته نافذ كړے شي نو د انصاف تقاضه به هم دا وي۔ زمونږه مور بي بي به هم په دے خبره كوي۔

جناب ڈپٹی سپيڪر: جناب اکرم خان دراني صاحب۔

جناب اکرم خان دراني، جناب سپيڪر صاحب! لکه څنگه چه زما نه مخکښ پير محمد خان او طارق حميد خان او فرمانيل نو حقيقت دا دے چه دا يو ډير ظالمانه قانون دے او په ديکښ هيڅ قسم پته نه لگي۔ ډير عزتمند خلق چه کله د هغوي د پي اے يا د اے پي اے سره د علاقے په مسانلو يا د ظلم خلاف چه دوي آواز پورته كوي نو بيا د دوي د پاره يو داسه شنه دے، چه کله هم هلته پولتيکل ايجنټ يا اسسټنټ پولتيکل ايجنټ غواري نو هغه خلق چه د دوي د زره كوم آواز وي، هغه خپل اظهار هم نه شي کولے۔ نو په هغوي باندے لکه په دے ملک کښ جی، مونږه پخپله په ځنډه سياسي مسئلو کښ جيل ته تلي يو او د هغه علاقے، د ايجنسيانو نه ډير بنکلي خلق چه راغلي وو، سپين گيري مشران، د قوم ملکانان، نو هغوي به جی هلته په جيل کښ پراته وو او هغوي ته به نه قيد او رولے وو او هلته به په جيل کښ هم د هغوي سره داسه ناروا سلوک وو چه که تاسو کتلے وے نو دوي ته به دے سترگے نه وے نيولے۔ نن چونکه حقيقت دا دے چه دلته په ډيرو اهم مسئلو باندے زمونږه د گورنمنټ او اپوزيشن، چه د دے صوبے د مقاداتو سره هغه تعلق لري نو هميشه هم اهنگي وي نو زه پخپله هم د دے متعلق دا گزارش كوم چه په دے علاقو کښ دے جی دا ايف سي آر ختم كړے شي او ورسره ورسره به جی مونږه دا كوشش كوف چه يو بل قرارداد هم په دے اسمبلي کښ راولو چه دلته دے قبائلو ته هم نماندگي ملاو شي۔

جناب ڈپٹی سپيڪر: زه اوس مور بي بي ته خواست كوم چه د خپلو خيالاتو اظهار او كړي۔

بيگم نسيم ولي خان، محترم سپيڪر صاحب! دا نن چه كوم قرارداد پيش نشوے

دے، د دے په حواله باندے به يو دوه خبرے اوکرم۔ دا Frontier Crimes Regulations قانون چه دے، دا ډير زور دے۔ په 1940 کښن چه کله په دے ملک کښن يو Political movement شروع شه، د پاکستان د جوړيدونه مخکښ، بلکه د هغه نه هم مخکښ، دا قانون جوړ شوے وو او اکثریت به پکښن پوليتيکل ليډرز د Frontier Crimes Regulations لاندے نيولے شو، خکه دا يو داسے قانون دے چه په ديکښن تپوس نشته، په ديکښن پوښتنه نشته، په دے کښن عدالت نشته، په ديکښن تاريخ نشته او نه په ديکښن صفائي پيش کيدے شی۔ هغوی به ئے اونیول او په جيلونو کښن به ئے واچول۔ داسے داسے خلق شته دے چه هغوی د دے ایف سی آر لاندے درے درے کاله تیر کړی دی او ستاسو د اطلاع د پاره، تاسو هم زما خیال دے چه په هغه کښتني کښن وے کومه چه جیل ريفارمز کمیټی وے۔ مونږ چه کله د پښور جیل په دوره ورغلو نو مونږ چه هلته اوکټل نو د نیسے نه زیات قیدیان چه وو تقریباً، نو هغوی د Frontier Crimes Regulations لاندے قید وو۔ د جیل خلقو دا خبره کوله چه دا داسے قیدیان دی چه د دوی د پاره مونږ هیڅ هم نه شوکولے نو په هغه ضمن کښن مونږ په هغه وخت هم څه شور کړے وو۔ مونږه اووے چه دا خلق چه دے لکه څنگه چه پیر محمد خان او اکرم درانی صاحب اوفرمائیل چه دا خلق داسے وی چه اکثر خلق په دوی کښن وانی چه زه ددکان په تواره ناست ووم، خرابه شوے وه او راپسے خاصه دار راغلل او زه ئے د لاسه اونیولم او راله ئے کاغذ راکړو چه ته په ایف سی آر کښن قید ئے، څوک وانی چه زه په خپل پټی کښن ناست ووم، څوک به وانی چه زه پخپله دیره کښن ناست ووم یعنی بے تپوسه، بلاجوازه چه کله د چا زړه اوغوبنټل او کله څوک د چا خلاف یوه کارروانی کول غواړی نو د Frontier Crimes Regulations نوم به پرے اولگوی۔ نو زه دا خواست کوم، دلته ستاسو په وساطت دے هاوس ته چه دا قرارداد ضرور پاس کړے او دا خکه پکار دی چه د 1947 نه پس خو وطن آزاد شوے دے، تاسو ټول د دے نه خبر ئے، پنځوسمه کلیزه مونږه اوکړله او دآزادنی سالگره مو هم اوکړله نو که دا آزادی داسے وی چه یواځه دے دیکخوا خلقو له آزادی وی او دے نورو

خلقوله نہ وی نودا غه ڊیره عجیبه شان قصه ده۔ دا آزادی خو یتول وطن له راغله ده او که زمونږ خپل رونږه، بهانی گان مونږ سره په پوله پراښه دی او دوی مونږ د دے عذاب نه خلاص کړے شو او په دے طریقہ مونږه یو سفارش اولیکله شو نو زه وایم چه دا به ډیر بڼه کار اوشی۔ زه ډیره مشکوره یمه۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Honourable Salim Saifullah Khan sahib.

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب! میں بھی اتفاق کرتا ہوں کہ انہوں نے جو تحریک پیش کی ہے، قرارداد پیش کی ہے کہ چالیس ایف سی آر جو ہے یہ حقیقت ہے کہ This is a black law. ہم کہہ سکتے ہیں انگریزی میں اور ٹرائبل ایریا یا قبائلی علاقہ جات میں اس کا جو ناجائز استعمال ہوتا ہے اسے روکا جائے۔ میں امید کرونگا کہ حکومت وقت، چونکہ اس کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے اور جو ممبران یہاں مختلف پارٹیز کے موجود ہیں وہ کم از کم ان ایشوز کو، اکثر میں دیکھتا ہوں کہ یہاں سے ہم ایک بات چھیڑ دیتے ہیں لیکن اسلام آباد جا کر وہ ردی کی ٹوکری میں گرا دی جاتی ہے تو یہ امید کرتا ہوں کہ جن کی وہاں سینٹ اور قومی اسمبلی میں اکثریت ہے، وہاں پر بھی یہ لوگ جا کر ان سے درخواست کریں گے اور کوشش کریں گے کہ اس کالے قانون کو ختم کیا جائے۔ ساتھ ساتھ میں یہ گزارش کرونگا کہ یہ بدتمتی ہے کہ پچاس سال بعد بھی کہتے ہیں کہ یہاں ایسے قوانین آج بھی ملک میں موجود ہیں وہاں پر ہم بغیر سوچے سمجھے نئے قانون لے آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی FCR 40 کے برابر ہیں ان سے اگر زیادہ نہیں تو کچھ کم بھی نہیں ہیں جن میں اب Anti terrorism law جو میرے خیال میں راتوں رات حکومت وقت نے پاس کر دیا ہے۔ اب اس کا استعمال، جناب سپیکر! میسرپ کے وساطت سے کہتا ہوں کیونکہ آپ بھی قانون کو سمجھتے ہیں، اگر اس کو دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے قوانین سے گریز کرنا چاہیئے اور یہ نہ ہو کہ عجلت میں ایسے قانون ہم پاس کر لیں کہ پھر پچاس سال بعد ہم روئیں کہ یہ تو غلط قانون تھا اور ایک بلیک لاء تھا جس کو ہم نے پاس کر دیا ہے۔ تو میری صرف یہ گزارش ہے کہ حکومت وقت کو یہ بھی سفارش کرنی چاہیئے کہ جب وہ اس قسم کے قوانین پاس کرتے ہیں تو ان کے لئے جو Parallel courts یا Parallel عدالتیں بنائی جا رہی ہیں، ان سے گریز کریں، اس سے پاکستان کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ شکریہ جناب سپیکر۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! میں بھی اس قرارداد کے حق میں ہوں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت علم ہے کہ ایسے قانون لاگو ہیں جس سے ان لوگوں کو اپیل کا حق بھی نہیں دیا جاتا۔ جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کو ختم کرنے کے لئے کوئی مشکلات وفاقی حکومت کو نہیں ہونے چاہیں اس لئے کہ ایسی آپ نے دیکھا ہے، 'Recently' قومی اسمبلی میں بہت سارے قانون بنائے گئے ہیں، ایسے بھی قانون بنائے گئے ہیں کہ جب توین عدالت ہو جاتی ہے تو ایک شخص کے لئے قانون راتوں رات بن جاتا ہے تو اگر ایک شخص کے لئے ہم قانون بنا سکتے ہیں تو پورا قبائلی علاقہ جو ہے جو ایک کروڑ سے زیادہ عوام ہیں ان کے لئے قانون میں تبدیلی کیوں نہیں لائی جا سکتی۔ تو میں اس کی حمایت بھی کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وفاقی حکومت کو کوئی مشکلات نہیں ہونی چاہیں کہ اس قانون کو رد کرے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Honourable Minister for Law.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب! د گورنمنٹ Point of view بہ زہ تاسو تہ، دا کومو رونرو چہ دا کوم قرارداد پیش کرے دے نو دا بالکل تھیک دے او بی بی صاحبے پہ دے ہم خبرہ اوکریلہ خود دے نہ مخکنس مونریہ یو قرارداد پاس کرے وو چہ دا قبائلی علاقے چہ دی نا بتولے دے زمونریہ Settle area سرہ شاملے شی نو بیا بہ Automatically F.C.R ہم ختم شی خود دے د پارہ دا سپشل قرارداد پہ دے پاس کوفو چہ دا ایف سی آر چہ دے دا زر ترزہ ختم شی او ورسرہ دا سلیم خان چہ کومہ خبرہ اوکریہ نو زہ ورتہ دا وایم چہ د Anti Terrorist Court خبرہ چہ دوی کومہ اوکریلہ نو ہغہ ہم پہ دے صوبہ کئیں تر اوسہ پورے، مونریہ دا کورٹس تہ دی جو پرتری او زمونریہ حکومت چہ دے نو ہغہ پہ غلطہ طریقہ سرہ یو ہم داسے قانون نہ استعمالوی گئی نو دوی دے ما تہ یو مثال داسے راکری چہ دے حکومت پہ غلطہ طریقہ سرہ یو ہم داسے قانون استعمال کرے وی۔ دا هر یوشنہ چہ دے نو ہغہ د Good faith and bad faith پورے خبرہ دہ، مونریہ دا وایو چہ دا 40 FCR چہ دے نو دا یو کالا قانون دے او مونریہ مرکز تہ دا خواست کوفو او پہ دے فلور آف دی ہاؤس باندے زہ دا وایم چہ مونریہ Collectively دا قرارداد پاس کرو چہ دا قانون دے زر ترزہ ختم شی۔ حکومت تہ پہ دے خبرہ ہیخ

اعتراض نشسته۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب غفور خان جدون صاحب۔

جناب غفور خان جدون، بشیر بلور صاحب پہ دے خبرہ اوکڑہ او دا خود بتول ایوان متفقہ طور باندے قرارداد دے او زہ وایم چہ تپوس اوکڑتی، پہ دیکنیں خو ہدیو غہ خبرہ داسے نشسته۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Mr. Fateh Muhammad Khan Sahib! you want to say some thing? Is it the desire of the House that the motion jointly moved by honourable Members Mr. Pir Muhammad Khan, Mr. Tariq Hamid Khan Khattak, Mr. Akram Khan Durrani and Mr. Muhmmad Tariq Khan Swati be passed?

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Thank you.

جناب غفور خان جدون، جناب سپیکر صاحب! زہ یو عرض کوم۔ ہغہ پلمورخ تاسو ما لہ پہ فلور باندے اجازت راکرے وو د قرارداد پیش کولو نو کہ تاسو ما لہ اوس اجازت راکوے، دغازی برو تھا پہ بارہ کین دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہ، تاسو نے د پیر پہ ورخ پیش کرے کنہ بیا زمونہ ہغہ Discussion باتے کئی۔

جناب غفور خان جدون، نہ جی، پہ دے باندے خبرو ته ضرورت ہم نشسته دے، پہ یو منت کین بہ جی خبرہ ختمہ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بنہ جی۔ Move نے کرے۔

جناب غفور خان جدون، د Rule suspension د پارہ مو Request کرے دے جی، د 124 د پارہ جی؟

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that under rule 240, Rule 124 should be suspend?

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, rule is suspend.

جناب غفور خان جدون: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ غازی بروتھا پراجیکٹ سے حاصل شدہ اراضیات کا معاوضہ متعلقہ دیہات ٹوپی، کوٹھا اور بناکرا کے مالکان کو فوری طور پر ادا کیا جائے اور اس سلسلے میں متعلقہ ڈسٹرکٹ سیشن جج صوبائی کی عدالت میں زیر سماعت ریفرنس واپس لیا جائے۔ زما عرض دا دے چہ ایوارڈ واپیا کرے دے، د خلتو پہ ایما باندے، بنہ باقاعدہ صلاح و مشورہ او د ہفے نہ بعد ایوارڈ نے اوکرو۔ اوس واپیا د خیل ایوارڈ خلاف لارہ او ریفرنس نے داخل کرو۔ 19 کروڑ روپنی دی او غہ مسئلہ پکین نشتہ۔ مونرہ لہ خو نے =/13000 روپنی کنال راکرے دے او پہ لغت بینک سکیم کنن نے یو لاکھ او یونیم لاکھ بلکہ پہ ایک کنن نے دیونیم لاکھ روپو پورے ورکری دی خو زمونرہ دے رانت بینک د صوابنی چہ کومے زمکے دی نو د ہفے پہ =/13000 روپنی کنال دے۔ دا ہغوی خیل ریفرنس اوکرو او ہغوی ایوارڈ اوکرو او بیا د خیل ایوارڈ خلاف واپیا پہ خپلہ دسترکت سیشن جج تہ لارہ او خبرہ دا دہ چہ پہ دیکش Subjudice ہیخ خبرہ نشتہ دے۔ دا صوبائی حکومت مرکزی حکومت تہ یو سفارش کوی۔ مونرہ وایو چہ سفارش کوی مرکزی حکومت تہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو پہ وساطت سرہ عرض کوم چہ مونرہ تہ غہ اعتراض نشتہ پہ دے قرارداد باندے خو دا آخری لفظونہ چہ دی کنہ دا سفارش کوی چہ ہفہ دے د عدالت نہ Reference withdraw کری، نو زما بہ دا Request وی چہ دے کنن دے دوی Ammend اوکری نو مونرہ بہ دا Accept کرو۔ ولے چہ دا ریفرنس، عدالت چہ دے نو زما خیال دادے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، واپیا واپس کولے شی، دا غہ خبرہ دہ۔ واپڈا واپس کریں۔

جناب غفور خان جدون، جناب سپیکر صاحب! واپیا تہ او مرکزی حکومت تہ Request کوؤ، عدالت تہ خو مونرہ نہ کوؤ۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب! -----

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب ہمایون سیف اللہ خان۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، سر! اگر یہ بھی Add کر دیں کہ ہمارے انڈس پائی وے پر کرک ٹو گمیلا روڈ بن رہی تھی، وہاں پر 64 کروڑ روپے لوگوں کے دینے تھے وہ بھی نہیں دیئے جی، وہ بھی سنا ہے کہ موٹر وے کو Divert ہو گئے ہیں۔ مجھے پوری معلومات نہیں ہیں لیکن سنا ہے میں نے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آئریبل ممبر صاحب! آپ پوری معلومات حاصل کرنے کے بعد ایک ریزولوشن موو کر لیں تو ہم اسے Monday کو لے لیتے۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، ساتھ ہی لگائیں ناں جی۔ اگر ہے تو دیدیں ان کو، غریب لوگ ہیں جی۔

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! -----

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب نوابزادہ صاحب۔

نوابزادہ محسن علی خان، جو ریزولوشن غفور خان جدون صاحب نے موو کی ہے، یہ مسئلہ آپ کی اجازت سے میں نے کل کے اسمبلی کے اجلاس میں اٹھایا تھا۔ جو اہم بات اس میں ہے، جیسے انہوں نے کہا ہے کہ جی ایک، صوبہ سرحد کے دو حصے ہیں، غازی اور صوابی کے ضلع میں مختلف ریٹس دیئے جا رہے ہیں یعنی ایک طرف ایک لاکھ روپے کنال دیا جا رہا ہے جبکہ دوسری طرف تیرہ ہزار روپے کنال دیا جا رہا ہے تو یہ انتہائی ظلم ہو رہا ہے۔ جو پیسے دیئے گئے ہیں 19 کروڑ روپے وہ بھی انہوں نے سیشن جج کی عدالت میں داخل کر دیئے ہیں اور تقسیم نہیں ہو رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ریزولوشن انتہائی ضروری ہے ان لوگوں کے لئے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر صاحب کہ اسمبلی کو یہ درخواست کرنی چاہیے کہ بجائی یہ جو فرق انہوں نے قیمتوں میں کیا ہے قیمتوں میں، آخر اس کی وجہ کیا ہے کہ اتنا بڑا فرق ہے، تیرہ ہزار اور ایک لاکھ اور ڈیڑھ لاکھ روپے۔ بڑا ظلم ہو رہا ہے اس علاقے میں اور میں یہ سمجھتا ہوں اگر بی بی بھی ہماری حمایت کریں تو میں ان سے درخواست کرونگا۔۔۔ (قہقہے)۔۔۔ کہ واپڈا خواہ مخواہ ہمارے ساتھ یہ ظلم کر رہا ہے اور صوابی کے لوگوں کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو معاوضہ انہوں نے غازی میں دیا وہی معاوضہ صوابی کے لوگوں کو ملنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مور بی بی پلینز۔

بیگم نسیم ولی خان: محترم سپیکر صاحب! ہفتہ چہ کوم قرارداد پیش کرے دے
پہ ہفتہ قرارداد کس ہفتہ د قیمت د زیاتی شہ ذکر نہ دے کرے، خکہ چہ کوم
خلق دے ہغوی د قیمت د زیاتی دیماند نہ دے کرے۔ د ہغوی دیماند صرف دادے
چہ کوم حساب مقرر شوے دے، چہ کوم کرانت شرے دے، او پہ کوم
کرانت باندے فیصلہ شوے دے اوس د ہفتہ خلاف واپدا پخپلہ عدالت تہ تلے
دے، چہ واپدا عدالت تہ تلے دے نو مطلب دا دے چہ دا کرانت دوی لہ نہ شی
ورکیدے زہ وایم کہ د دے دا اخری حصہ، آئینی او قانونی حیثیت تہ نے
اوگورے، زہ خو دیرہ نہ پوہیرم خو زما دا خیال دے چہ یو شنے عدالت تہ
لا رشی نو بیا چہ تر نحو پورے د عدالت نہ کیس اغستے شوی نہ وی نو ہفتہ
کار نہ کیپی نو کہ دا قیصہ داسے وی نو زہ وایم چہ دغہ حصہ دے ہم
ورسہ داسے منظورہ شی چہ اول دے واپدا خپل کیس واخلی، چہ واپدا
خپل کیس واخلی بیا بہ ہغوی د لاء نہ آزاد شی او ہغوی بہ خپل کرانت
تقسیم کرے شی۔ زما خو دا خیال دے چہ دا، پہ ہفتہ لارکنس کہ ہیچ وی
کہ دا واپس نہ کرے شی نو تاسو بہ پرے خپل رولنگ ورکرے او دا۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب! پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے دا
خواست کوم چہ مونر تہ ہیخ اعتراض نشتہ خو زہ وایم چہ ایڈوکیٹ
جنرل صاحب ناست دے کہ د دوی نہ مونر آئینی Bar بارہ کس تپوس
او کرو، کہ پہ دے باندے شہ آئینی Bar نہ وی نو We will do it۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آئریبل لائسنٹر! بات یہ ہے کہ اگر۔۔۔۔۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: لائسنٹر صاحب کیوں اتنے گھبرائے ہوئے ہیں۔ ایسی کوئی
بات نہیں ہے۔ میرے خیال میں بڑی متصوم سی قرارداد ہے اس کو پاس کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آئریبل لائسنٹر! اگر واپدا اپنی اپیل واپس نہیں لے گا تو پھر
ہماری اس قرارداد کی کوئی افادیت نہیں رہے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ میں ہاؤس سے پوچھ
لیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ اب ہم صرف سفارش کر

رہے ہیں واپڑا سے کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو مہربانی کر کے یہ Withdraw کرے، بس اتنی سی بات ہے اور اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، کر لیں گے جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by Haji Ghafoor Khan Jadoon, MPA may be passed?

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب ہمایون سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب! میری بھی ایک قرارداد تھی جو آپ لوگوں نے Reject کر دی ہے۔ وہ تو اتنی Inocent سی قرارداد ہے سپیکر صاحب، بڑی Inocent ہے سوئی گیس کے بارے میں ہے۔ قسم خدا کی بڑی Inocent ہے۔
----- (قہقہے) -----

جناب ڈپٹی سپیکر، جتنے آپ مصوم ہیں اتنی آپ کی قرارداد بھی مصوم ہے۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہمایون خان اتنی ریکوسٹ کر رہے ہیں تو میری بھی ریکوسٹ ہوگی کہ اگر Rules suspend کر کے ان کی قرارداد -----

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ وہ قرارداد ہمیں دیں۔ ابھی تک تو انہوں نے دی بھی نہیں ہے۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، سر! ابھی بنا کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ ایسا کریں کہ وہ قرارداد تحریر کر کے دیدیں۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، سر! آپ Rules suspend کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ قرارداد دیں تو پھر میں ہاؤس سے پوچھوں گا Rule suspend کرنے کے بارے میں۔ آپ قرارداد لکھ کر بھیجیں Meanwhile جب آپ قرارداد -----

جناب ہمایون سیف اللہ خان، میں زبانی جاتا ہوں آپ کو، آپ فکر نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ قرارداد لکھ کر بھیج دیں میں اسی Sitting میں Rules suspend کروں گا اگر ہاؤس کی مرضی ہو تو۔ اب میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ جو

کافی دنوں سے Pending ہے، اس پر بحث شروع کرتے ہیں چونکہ یہ ہماری آئینی ذمہ داری بھی ہے تو سب سے پہلے I will request Salim Saifullah Khan to start discussion. کیونکہ آپ نے ریکوسٹ کی ہے You want to discuss it? جناب عبدالسبحان خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب فرید خان طوقان (وزیر بلديات)، جناب سپيڪر صاحب! چه د اسلامى نظرياتى كونسيل په رپورټ باندې بحث شروع شو نو ---- جناب عبدالسبحان خان، محسن علي خان بهر لارو جى۔

وزیر بلديات، محسن علي خان بهر لارو نو د دے دا مطلب دے چه د هغوى اسلام سره څه دلچسپى نشته۔ جناب عبدالسبحان خان، محسن علي خان اسلام پريخودلو او انصاف پيسے لارو جى۔

وزیر بلديات، مسلمانان کيڼي او نور لارل۔

جناب ڈپټي سپيڪر، جناب سليم سيف الله خان صاحب پليز۔

جناب عبدالسبحان خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپټي سپيڪر، پليز وقت کم ہے سبحان خان۔

جناب عبدالسبحان خان، جناب سپيڪر صاحب! دا دومره غټ اسلامى رپورټ دے او اوس جى دولس بجے دى، يو خود Eye watch خبره ده جى، په دے باندے مونږه هم بحث كول غواړو، په دے باندے خو جى کم از کم په گهنټو، دے له Full day پکار ده چه كيدو۔

جناب ڈپټي سپيڪر، سبحان خان! پکار ده چه مونږ نن دا بحث شروع كړو او فرض كړه كه تاسو ته ټانم ملاؤ نه شو نو بيا باقى مقررينو ته په Next day باندے مونږ اجازت وركوله شو۔ پكار داده ----

جناب عبدالسبحان خان، پوهه شوم جى خو دا اوس ايڅنډه چه تقسيمه نو د هغه نه پس پندره منټ ----

جناب ڈپټي سپيڪر، اخبارونو كښ راغلى دى چه سبا به په اسلامى مشاورتى كونسيل باندے بحث وى او لگيا دے وخت برباديږي۔

جناب افتخار الدین خٹک، جناب سپیکر صاحب! -----
 جناب ڈپٹی سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر دے، یرہ جی تاسو سلیم سیف اللہ خان
 Discussion تہ یریدے جی۔

جناب افتخار الدین خٹک، مونر وایو کہ ہمایون خان د سونی گیس متعلق
 قرارداد راوستل غواری نو دغہ د سونی گیس متعلق زما ہم یوہ مسئلہ دہ، کہ
 ہغہ ہم پہ دیکس شاملہ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تاسو دھغوی سرہ کینی کنہ۔
 جناب افتخار الدین خٹک، کینو بہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آئریل ممبر سلیم سیف اللہ خان صاحب پلیر۔

(اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر بحث)

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر! اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر بحث
 ہونی تھی جسے چار مرتبہ Postpone کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ باقی ممبران بھی اس پر
 ضرور بولیں گے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا ہے
 اور میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے سالوں میں جو کوشش کی گئی ہے، سب سے پہلے تو میں
 نظریاتی کونسل کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ماشاء اللہ انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔
 بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارے ہاں جناب سپیکر کہ بات تو ہم ضرور کرتے ہیں کہ ہم مسلمان
 ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر انصاف ہو، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر اتحاد ہو، اتفاق ہو،
 یہاں پر برابری ہو جو ہمیں ہمارا دین درس دیتا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو بد قسمتی سے،
 میں اس کی ذمہ داری زیادہ تر سیاسی جماعتوں پر ڈالوں گا کہ ہم نے کبھی بھی یہ کوشش
 نہیں کی کہ ہم یہ سوچیں یا یہ سمجھیں کہ ہم سب مسلمان ہیں، ہم سب پاکستانی ہیں اور اس
 کے بعد پھر ہم صوبہ سرحد کے رتنے والے ہیں، ہم پنجاب کے رتنے والے ہیں، ہم
 بلوچستان اور سندھ کے رتنے والے ہیں۔ بد قسمتی سے ہم میں تفرقات پیدا کئے جا رہے
 ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اسلام اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم طبقات میں، لسانی
 حصوں میں بٹ جائیں۔ میں طوفان صاحب سے گزارش کرونگا کہ وہ بعد میں جو بھی کہنا
 چاہیں تو ان کو بھی موقع ملے گا، میں زیادہ نہیں بولونگا میں دو تین منٹ -----

جناب فرید خان طوفان (وزیر خوراک)، میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ ہم اسلام

کا مقدس نام انتشار کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ میں نے آپ کی طرف -----

جناب سلیم سیف اللہ خان، بہر حال آپ ضرور اس پر اظہار فرمائیں گے مجھے امید ہے، میں صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ہم آج کمزور کیوں ہیں؟ آج یہ ملک کمزور کیوں ہے؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی کر دی گئی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اسلام ایک بہت روشن مذہب ہے اور علی عمل کے ذریعے سے آپ نے تلقین کرنی ہے تاکہ دوسرے بھی یہ دیکھیں۔ اس میں آپ نے برد باری سے کام لینا ہے، اس میں صبر اور تحمل سے کام لینا ہے، اس میں امن اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہے بجائے اس کے کہ ہم ایک دوسرے کو دھمکیاں دیں اور ہم آپس میں نفرت پیدا کریں۔ تو میری سب سے پہلے تو جناب سیکرٹریہ کی گزارش ہے، رپورٹ کے آنے سے پہلے کہ اگر ہم سچے مسلمان ہیں اور اگر ہم سچے پاکستانی ہیں تو خدا را ہمیں یہ تفرقات، آپس میں یہ بغض، آپس میں یہ نفرت کیونکہ اس ملک کے دشمن بہت ہیں۔ اس ملک کے بہت دشمن ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ ملک کمزور ہو، وہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر تفرقہ پیدا ہو اور کتنی بدتمتی ہے کہ آدھا حصہ ہمارا آج ہم سے، آج ہم جشن منا رہے ہیں، آج ہم بچپاس سال کا جشن منا رہے ہیں اور آپ کا یہ ملک جو ہے وہ دو نخت ہو چکا ہے تو میری دوبارہ یہ گزارش ہے کہ ہمیں سب سے پہلے اپنے ملک کا سوچنا چاہیے اور اس کے بعد پھر ہمیں اپنی سیاسی جماعتیں یا یہ جو سستی سیاست میں اسے کھونگا، اس کو بھگانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ جناب سیکرٹریہ! ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ اسلامی نظام جس کے لئے یہ پاکستان قائم ہوا تھا، بدتمتی سے بچپاس سال میں ہم اسے مکمل طور پر نافذ نہ کر سکے، آج 40 F.C.R کی بات ہوئی۔ میں کھونگا کہ 16 MPO بھی ایک ایسا ہی قانون ہے جس کو ختم کرنا چاہیے۔ آج جو آپ کا نظام ہے یہ پورا پارلیمانی نظام، کیا یہ اسلام نے آپ کو دیا ہے؟ کیا اسلام میں یہ ہے کہ بھائی آپ کا پرائم منسٹر ہوگا اور President ہوگا اور گورنرز ہونگے اور صوبے ہونگے اور یہ اسمبلیاں ہونگی۔ میرے خیال میں ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اس سیاسی نظام کو اپنائیں کیونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسمیں سب کچھ موجود ہے کہ افواج پاکستان کا کیا رول ہوگا، عدلیہ کا کیا رول ہوگا، جو حکومت ہوگی اس کا کیا رول ہوگا۔ آج اگر دیکھا جائے، انصاف کی ہم بات کرتے ہیں تو کیا آج اس ملک میں انصاف ہو رہا ہے؟ کیا چھوٹے صوبوں کے ساتھ انصاف ہو رہا ہے؟ اگر ہم انصاف کی بات کرتے ہیں تو ہمارا آئین یہ کہتا ہے، ہمارا دین یہ کہتا ہے کہ بھائی ہر علاقے کے ساتھ ہر

ایک کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے۔ اگر یہ دیکھا جائے، میں تو کونگا اس صوبے میں بھی ایسے علاقے ہیں کہ ایک طرف تو آپ اتنے پسماندہ ہیں کہ ان کی بد حالی جو ہے وہ بد سے بدتر ہو رہی ہے اور دوسری طرف ایسے علاقے ہیں جہاں پر ترقی ہی ترقی ہو رہی ہے کیوں؟ ہم صرف یہ نہیں کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے ہیں، ہمیں عملی طور پر یہ دکھانا ہوگا کہ ہم چلستے ہیں کہ یہاں پر ایک ایسا ملک ہو جو ہمارے بزرگوں نے، حضرت قائد اعظم محمد علی جناح کی اور علامہ اقبال کی خواہش تھی کہ یہاں پر ایک ایسا ملک ہو جس میں اسلام کی بالادستی ہو، جہاں پر انصاف ہو، جہاں پر برابری ہو، جہاں پر بھائی چارہ ہو، یہ نہیں کہ میں آج مہاجر ہوں، میں پنجابی ہوں، میں پنجتون ہوں اور میں سندھی ہوں اور میں یہ ہوں اور وہ ہوں ہم مختلف گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ بد قسمتی سے ہمارے علماء کرام پر بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ بھی ہماری بد قسمتی ہے کہ علماء کرام نے بھی آپس میں تفرقات پیدا کر دیئے ہیں اور اس کا ذکر اخباروں اور اسمبلیوں میں بھی ہو چکا ہے۔ زیادہ ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ میری ان سے یہ درخواست ہے کہ آپس کے ان اختلافات کو ختم کھینچیں، آپ نے رہبری کرنی ہے۔ آپ نے اس ملک کے چودہ پندرہ کروڑ مسلمانوں کو ایک ایسا نقشہ پیش کرنا ہے تاکہ وہ اس کو دیکھ کر اس پر عمل کر سکیں۔ آخر میں جناب سپیکر میں صرف اپنے علماء کرام سے یہ گزارش کرونگا کہ وہ اس میں ضرور ہماری رہنمائی فرمائیں اور جو قوانین ہیں انگریزوں کے دیئے ہوئے ہیں ان کو جلد از جلد ختم کریں، جیسے یہ سود کا نظام ہے، میرے خیال میں بڑے واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ بھائی سودی نظام جو ہے وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے بھی متبادل نظام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آئینی طور پر بھی ہمارا یہ حق بنتا ہے اور اسلام بھی ہمیں یہی درس دیتا ہے۔ میری آخر میں یہی گزارش ہو گی کہ اس سودی نظام کو جلد از جلد ختم کیا جائے اور جو اسلامی متبادل نظام ہے اس کو رائج کیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ جناب سلیم سیف اللہ صاحب۔ ہمیں جو رپورٹ ملی ہے، یہ اسلامی مشاورتی کونسل کی ہے۔ یہ سترہ سال دیر سے ملی ہے اور اس میں ہمارے صوبے کے لئے سترہ قوانین ہیں جس میں ایف سی آر بھی شامل ہے، اس میں Amendment کے لئے تجویز کیا گیا ہے اور ساٹھ دوسرے قوانین ہیں۔ میں اب جناب عبدالسبحان خان سے درخواست کرونگا کہ وہ اس پر بات کریں۔

جناب اکرم خان درانی، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ سپیکر صاحب! ما اوس، لکہ زہ تله ووم او بی بی سره مے هم خبره اوکره، زمونر چه کوم صدراتی امیدوار دے مولانا محمد شیرانی صاحب، هغوی جی راغلی دی او مونر سره په اپوزیشن چیمبر کین ناست دے نو په دے خو جی زه نه پوهیرم چه تاسو، زمونر خو دا گزارش دے که دلته کین تاسو هغوی له لبره موقعه ورکړے چه خپلو ممبرانو سره اظهار خیال اوکړی، دلته کین ورله د Speech موقع ورکړے او که تاسو بهتر بل شه گنرنی خو زمونر دا خواهش دے چه هغه د ټولو ممبرانو سره ملاؤ شی جی او خپله خبره اوکړی نو زما سپیشل گزارش دے ددے به تاسو ته پته وی چه (شور)۔

وزیر قانون و پارلمانی امور، جناب سپیکر صاحب! مولانا صاحب زمونره رور دے (شور) خودا ته مخنگه وائے چه یو سرے راشی، مولانا صاحب مهربانی کړے ده او د هغه خو هسه هم (شور) په وخت دے راشی او هلته ستاسو چیمبر ته دراشی، مونر به ورسره خبره اوکړو۔
جناب محمد اکرم خان درانی، تهیک ده جی۔

وزیر قانون و پارلمانی امور، د سپیکر چیمبر ته به مونر ټول لارشو، د اسمبلی د سیشن نه پس او هلته دے راشی نو هغوی سره به خبره اوکړو۔
جناب ڈپٹی سپیکر، عبدالسیحان خان۔

جناب عبد السبحان خان، شکریه سپیکر صاحب! أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ لَا تُعْبَدُ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يَتَّخِذُ وَ
بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ۔ قابل احترام سپیکر صاحب! اسلامی نظریاتی
کونسل رپورٹ په رومبی خل باندے د Article 230, Clause 4 لاندے دلته په
اسمبلی کین پیش کیری او بیا د دے خائے د Approval نه پس به پارلیمنٹ ته
خی او هلته به پرے بحث کیری۔ دا یو ډیر Important، یوه ډیره اهمه خبره
ده او د خوشحالتی خبره هم ده چه زما گران رور سلیم سیف الله خان پرے
هم ډیره سبے خبرے اوکړے۔ پاکستان جوړ شوه د اسلام په نوم دے او
مختلف ملکونو کین چه په کوم کین د آبادنی په لحاظ باندے غومره خلق

اوسی، آئین ہم د ہفہ خلقو د آبادنی د تناسب پہ لحاظ سرہ ہفہ شان آئین
 جو رہ وی۔ پاکستان ہم د اسلام پہ نوم باندے او د علامہ اقبال پہ دے فلسفہ
 جو رہ دے چہ ایک ہول مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
 نیل کے ساحل سے لیکر تاہر فاک کا شفر

او زمونرہ دا ایمان دے چہ مونرہ کلہ د دے دنیا نہ رخصت اخلو، زہ بخبنہ
 غواریم د بعض ممبرانو صاحبانو نہ، محسن علی خان خو چہ کلہ د اسلامک
 آنید یالوجی کونسل بحث شروع شو نو ہفہ خو بہر تہ تشریف او رو او د
 بعضو Attention نہ دے۔ زہ بخبنہ غواریم کہ ہفوی لہر شان خاموشی اختیار
 کری خکہ چہ یو خو پہ خولے مسلمان یو، دا عقیدہ دہ، داسے عقیدہ چہ لکہ
 سرے د دے خبرے نہ منع کوی چہ زہر کہ چرے سرے او خوری نو دا
 سرے وژنی۔ یو دا عقیدہ دہ چہ کہ پہ اور کین لاس ورکے شی نو دا لاس بہ
 زما اوسوزی۔ یو کہ چرے دا عقیدہ وی چہ غیر اسلامی قوانینو سرہ زمونرہ
 مسلمانی، مسلمان نہ شی پاتے کیدے او بیا چہ کومہ وعدہ مونرہ داللہ تعالیٰ
 سرہ کرے دہ چہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ، پہ کلمہ طیبہ باندے یا مونرہ
 وایو چہ اشہد الا اللہ الا اللہ اشہد ان محمد عبودہ و رسولہ، نو بیا ہفہ رسول
 پاک چہ د ہفہ پہ ذریعہ باندے اللہ تعالیٰ مونرہ تہ یو مکمل ضابطہ حیات، پہ
 انسانانو باندے د قرآن پاک پہ شکل کین یو آفاقی پیغام رالیگلے دے چہ د ہفے
 نہ دے مونرہ رہنمائی حاصل کرو او خپل ژوند دے د اسلام پہ سانچہ کین د
 تیرو لو کوشش او کرو۔ قرآن پاک نہ صرف د عائلی، وراثتی او د ملکیتی
 قوانین تشریح کرے دے بلکہ دیر پہ خاص غور باندے نے د حقوق اللہ او د
 حقوق العباد حدود نے مقرر کری دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم د
 عدلیہ پہ شان د ادارو پہ مستحکم بنیادونو باندے د اودرولو ہم مونرہ تہ لار
 بنودلے دہ۔ پیغمبر آخر الزمان سیاسی معاملات، قانون سازی او مذہبی
 معاملاتو نہ علاوہ د دفاعی ادارے جو رولو لارے ہم مونرہ تہ بنودلے دی چہ
 مونرہ د اسلام پہ اصولو کین، د اسلام پہ چوکات کین د خپل ژوند د تیریدو
 کوشش او کرو۔ قابل احترام سپیکر صاحب! اسلامک آنید یالوجی کونسل چہ
 د 230 جز 4 لاندے کوم کوششونہ کری دی، دا د ستانے وردی۔ لکہ د آئین

په 230 سيڪشن ڪنڊا وائي ڇهه ڊاٽو ڪالو نه، اسلامي آئيڊيالوجي ڪونسل به ڊخيل ٿيڻ ڊاٽو ڪالو ڊننه ڊننه حتمي رپورٽ پيش ڪري يا ٻيا سالانه عبوري رپورٽ به پيش ڪوي او ڊغه رپورٽ به شپورٽ مياسو ڪنڊا ڊننه ڊننه ڊوارو ايوانونو ته او هر ڇهه صوبائي اسمبلي ته پيش ڪيري او پارليامينٽ او ڊ اسمبلي ڊ غور حوض نه پس به حتمي رپورٽ په ڊوه ڪالهه ڪنڊا ڊننه ڊننه، ڊ هڻه متعلق به اسلامي سانچه ڪنڊا ڊننه قوانين وضع ڪيري۔ قابل احترام سپيڪر صاحب! په ڊيڪنڊا ڪه تاسو اوڪٽل نو زمونڊا ڊ پارهه ڪانڊا لائن 3 Page نه ڇهه تاسو واخلى تر 24 پوري نه ورڪري ڊه، ڪه په هڻه ڪنڊا تاسو اجازت ڪوه نو ڇهه زهه رومنه ڪانڊا لائن ڇهه هڻه ڊ رباع متعلق ڊه او واهم۔ ڊ سود متعلق لکهه څنگهه ڇهه ڪران او معزز رور سليم سيف الله خان او وهه " يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله و ذروا ما بقى من الربا ان ڪنتم مومنون۔ فاهم تفعلوا فعزوا بحرب من الله و الرسول و ان تبتم فلکم روسا اموالکم و لا تظلمون و لا تظلمون" يعني Interest is prohibited in all its forms ڇهه ڪوم رنگهه ڪنڊا سود ڊه، سود ورڪولو والا او سود اغستلو والا ڊوارهه ڊ الله په نيزه ڪنڊا ڊي او بالڪل الله تعاليٰ وائي ڇهه ما سره ڊ اعلان ڇنگهه برابر خبره ڊه۔ نو ڊه اسلامي آئيڊيالوجي ڪونسل په ڊيڪنڊا ڊ Page 3 نه تر 24 پوري ڇهه ڪوم ڪانڊا لائن ورڪري ڊي جي يا ڊ Page 223 نه Page 263 او ڊ 293 پوري ڇهه ڪوم Recommendations ڊي نو ڊا ڊير جامع او ڊير Comprehensive ڊي۔ زهه به پڪنڊا يو غو ترميمونه هم ڪوم، يو ترميم ڊوه۔ ستاسو په اجازت بانڊه زهه ڊ هافس نه ڊغه غوارمه ڇهه هڻه، ڪه چر ڊ هافس ما سره اتفاق اوڪرو نو هڻه، او ڊوي ته پڪنڊا هڻه ڪه نه بيڪاري نو ما تر ڊيره حده پوري او تر خيله وهه ڪوشش ڪري ڊه ڇهه ڊيره هڻه ڪنڊا ڊه مونڊه ترميم پيش ڪرو۔ په ڊيڪنڊا ڊ فيڊرل لاز، ڊ بلوچستان لاز، اين ڊبليو ايف پي لاز، پنجاب لاز او ڊ سنڌه لاز متعلق هم Recommendations او Amendments ڊي۔ ڊيڪنڊا سر ڊ انيسٽريبل آرڊينينس، ميڊيسن آرڊينينس، ملٽري آرڊينينس، نيشنل سروس آرڊينينس، ڊ زمڪه ڊ خريد و فروخت آرڊينينس، فارست ايڪٽ، حتى ڇهه ڊ ٽيڪسٽ بڪ ڪواپريٽيو سوسائٽي، او ڇهه غومره صوبائي بهترين معاملات

دی، پہ ہفے باندے بہترین او یو جامع دا رپورٹ تیار شوے دے۔ قابل احترام سپیکر صاحب! پہ دے Recommendations کسں یوہ پیرہ اہمہ خیرہ دہ او ہفہ دا چہ کوم مقدمات د کالونو راسے زیر سماعت دی پہ عدالتونو کسں ہفے کسں د مصالحاتی بورڈ د قیام متعلق ہم ذکر شوے دے۔ یہ ہفے کسں کہ د کورنی ازدواجی، د بنغے د خاوند تر مینخ چہ کوم اسلام مونہ تہ لار بنودلے دہ او د ہفے پہ رنہ کسں او بیا د جماعت پہ سطح باندے محلہ وار کمیٹی او مصالحتی ادارے، د دے د پارہ چہ انصاف دے زر او آسان شی، لنڈ دے شی ہم شتہ۔ قابل احترام سپیکر صاحب! ما خو چہ تر کومے پورے سہمی کرے دہ یا کوم وکلاء صاحبانو سرہ، ہغوی سرہ مو چہ ہسکشن یا Consultation کرے دے نو پیر، دا جامع Recommendations دی۔ لکہ پہ 15 کسں پہ 267 صفحہ باندے د وادہ متعلق "مشراکۂ رسومات کا غاتمہ"۔ قابل احترام سپیکر صاحب! زمونہ پبنتنو کسں ہم او پہ نور بقول پاکستان کسں پیر یو غلط رسم دے او بیا خاص کر د غریب بنادی خو د مالدار د غم مقابلہ نہ شی کولے او دا چہ کلہ دلہ د تحریک آزادی مشر مجاہد اعظم د ترنگ زنی د بابا جی صاحب پہ مشرئی کسں کہ یو طرف تہ ہفہ او ویش غزاگانے د وطن د آزادی او د اسلام د سر بلندی د پارہ دانگریز سرہ کرے وے نو بل طرفتہ ہفہ پہ زرگونو داسے خلق، پہ دے بقولہ صوبہ کسں د پبنتنو، زرگونہ ودونہ داسے پہ الموشو جامو کسں، ہفہ دولی را اوچوتے کرے وے بغیر د سخہ خرچ نہ او دا ہم د ستانے خبرہ دہ۔ دغہ رسم، دا قانون Already میاں نواز شریف خپل کرے دے او پہ دے رسمونو باندے نے پابندی لگولے دہ او ہفہ د ستانے وردے چہ پہ ودونو باندے بہ محوک زیات خرچونہ نہ کوی۔ پہ لاهور، پنیے او اسلام آباد کسں د ہفے Implementation شوے دے خوزہ د دے ایوان پہ وساطت باندے، دے صوبانی حکومت تہ ہم دا درخواست کومہ او دے خانے ذمہ دار چہ کومہ انتظامیہ دہ ہغوی تہ ہم دا ریکوسٹ کوم چہ د دے Implementation چہ دے کہ پینبور کسں وی او کہ پہ مردان کسں وی، کہ پہ کوہاٹ کسں وی او کہ بنوں کسں وی، کہ پہ پی آئی خان کسں وی او کہ پہ ایبٹ آباد کسں وی، د ہفے Implementation دے اوشی۔ سپیکر صاحب! دغہ

شان دوی د امام مسجد د پاره، امامانو د پاره، لکه زمونږ په علائقو کښ په آرے ملاویری، د هغه د پاره باقاعده، زه کوشش کوم چه Brief نه کار واخلم، د هغوی متعلق چه د هغوی د باقاعده تنخواه د پاره سفارسات پیش کری دی، دے سره سپیکر صاحب د هافس ممبران به امید دے زما سره متفق وی، زه ورسره ورسره دا ترمیم پیش کوم۔ د دے د پاره سپیکر صاحب زه توجو غواړم چه غومره لونه جماعتونه دی لکه څنگه چه نه په اسلامی نظریاتی کونسل رپورټ کښ دا سفارشات ورکری دی چه د جماعتونو امامانو ته دے باقاعده تنخواه، ماهواری ملاویری نو دغه شان ورسره زه یو دا ترمیم پیش کوم چه د جماعتونو، چه کوم لونه جماعتونه دی، محله وار یا د کلی په سطح د هغه د بجلی بل دے هم مفت شی۔ دا ما Already دلته په اسمبلی کښ پیش کړے هم دے ځکه چه دا زمونږه مذهبی ادارے دی او دا یواځه مونږه، زه افسوس کوم چه زمونږه ملگری به دا خبرے، چونکه دا اسلام داسے دے چه که زمونږه د ډیرو ملگرو نه تپوس اوکړے، زه بڅښنه غواړم نو بیا پرے خبرے بدے لگی او بیا په تیره تیره په پاکستان غونډے ځانے کښ۔ لکه زما گران او قابل احترام رور سلیم سیف الله خان صاحب ډیر بڼه طریقے سره اووے، زه هغه په هغه دغه کښ وایمه۔ لکه هغه آیات باندے خو به زه تَلْكَانَتْ لَكُمْ اَسْوَاَ حَسَنَةً فِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهُ هغه آیات خو پورا که زه وایم نو وخت به پرے لگی خو وانی چه تاسو د پاره بهترین نمونه ابراهیم علیه السلام او د هغه ملگری دی۔ ابراهیم علیه السلام د خپل پلار د پاره غوښتے وه، آذر چه هغه به بتان جوړول خو چه کله د اسلام خبره راغله نو بیا د ابراهیم علیه السلام او د آذر لارے جدا شوے۔ قابل احترام سپیکر! دغه شان ابولهب د قریشو سردار وو خو چه کله د قریش خبره راغله او د اسلام خبره راغله نو بیا د ابولهب او آقانه نامدار عربی رحمت اللعالمین لارے جدا وے۔ زه هم دا وایم چه مونږه مسلمانان یو او د الله تعالیٰ فضل دے چه د بابا آدم علیه السلام د وختو نه مسلمانان یو او بیا زمونږه دا وطن د اسلام په نوم جوړ شوے دے، پاکستانیان یو او چه څنگه زما رور اووے، دغه شان بیا صوبو کښ مختلف خلق، بلوچیان، سندھیان، پنجابیان اوسی۔ دوستانو که هر غومره د اسلام

متعلق سازشونہ اوشی خو اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے، جتنا یہ دباؤ گے اتنا ہی یہ اٹھے گا۔ قابل احترام سپیکر صاحب! پہ دیکھیں دومرہ زیات سفارشات شوی دی، د اخبارات، د رسائلو مضامین، د ریڈیو، تہی وی پروگرام متعلق، علم و تحقیق، د نفرت او عصبیت، د تشدد د خاتمے د پارہ او سرکاری غیر سرکاری ملازمینو باندے د مونخ پابندی، چہ د کومے پہ سورہ توبہ کیں ذکر شوے دے۔ دغہ شان پہ پانچ نکاتی پیپلز، تعمیر وطن پروگرام کیں دا شرطونہ او دغہ شان د سادہ جامو پہ بارہ کیں، پہ پاکستانی سفارت خانو کیں د اسلامی امور و مشیر او مستند عالم مقررول۔ زما بہ دے ہاؤس تہ دا سفارش وی، ریکورسٹ بہ مے وی چہ دا یو ڈیر جامع، مدلل، ڈیر د کوششونو نہ دک رپورٹ دے، دا دے دا ہاؤس متفقہ طور پاس کری۔ ورسرہ ورسرہ دیکھن زہ یو ترمیم پیش کوم، بل دا دے چہ دا اسلامک نظریاتی کونسل، ہفہ زرو بٹول آئین کہ 1956 دے، کہ 1962 دے، کہ 1971 دے او کہ د 1973 دے، چہ د آئین پہ (A) 2 کیں د ہفے ذکر شوے دے، چہ کوم قرارداد مقاصد دے، 1948 د شہید ملت خان لیاقت علی خان، د ہفے پہ بنیاد باندے، د اسلام پہ بنیاد باندے زمونہ د مختلفو آئینونو بنیاد ایخودے شوے دے۔ قابل احترام سپیکر صاحب! دا ما تہ پتہ وہ چہ پہ دے باندے بہ بحث نہ کیری خو زہ دلہ یو ترمیم پیش کومہ۔

The West Pakistan Tools on Road and Bridges Ordinance, 1962. کیں سر۔ دوی خو د یو اپیل حق ورکری دے او ہفہ ہم دیپارٹمنٹ تہ دے نو اسلام کیں د قاضی نہ یا د عدالت نہ منع کول نشتہ او دیپارٹمنٹ، لکہ ایجوکیشن دیپارٹمنٹ وی او د ایجوکیشن دیپارٹمنٹ افسر تہ اپیل اوشی نو قابل احترام سپیکر صاحب تاسو خو بتلی وھے خو جی زہ دا ترمیم پیش کوم، کہ چرے پہ دے اسلامی دغہ وی نو چہ دا ترمیم پیش کرم۔ ما خو جی د مخکنے نہ دا گزارش اوکرو چہ زہ بہ پہ بلہ و د بخ باندے کہ دوی واتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تاسو تہ کافی موقعہ ملاؤ شوہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ سپیکر صاحب! زہ بہ دا عرض اوکرم خپلو ممبرانو صاحبانو تہ چہ دا سیشن چہ دے دا صرف دسکشن دے، دا

مونرہ کمیٹی ته لیرو او کمیٹی به بیا د رولز تحت هغه کنبن
Amendmen کوی او دهغه نه پس به بیا-----

جناب عبدالسبحان خان، تاسو به جی ماته هغه رولز او وائے چه زه پخپل-----
وزیر قانون و پارلیمانی امور: Amendment دے وخت کنبن نه شی پیش کیدے
جناب عبد السبحان خان، Amendment سر و له نه شی پیش کیدے؟ تاسو په
ایجنڈا کنبن څه ورکړی دی؟ نو ډسکشن، صرف ډسکشن ته بیا څه حاجت
دے۔ دلته عالمان به مو بیا راغونښتی وو او ډسکشن به شوه وو۔ ایرانی
صاحب راغله دے، په دے باندے خو مونرہ ډسکشن دے د پاره کوفز چه
Amendment پکنبن پیش کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سبحان خان صاحب! آپ کو کافی وقت دیا ہے، چاہتے یہ تھا کہ آپ جو
تبدیلی کرنا چاہتے ہیں وہ-----

جناب عبدالسبحان خان، میں مشکور ہوں سر! لیکن یہاں سے رپورٹ جائیگی پارلیمنٹ میں
تو یہاں سے Amendment ہو کر جائیگی۔ ویسے ہے یہ بڑا Comprehensive 'یا تو
ریزولوشن پاس کر کے اس کو پاس کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، Amendments کمیٹی میں ہونگی اور وہ اسمبلی کے فلور پر
آئینگی۔ تو پھر یہ جائیگی۔ اُسی Amendment نہیں ہو سکتی۔

جناب عبدالسبحان خان، تو آپ سر Rule suspend کر دیں اور میری ترمیم لے لیں
یا ریزولوشن کے ذریعے ساری اسلامی آئیڈیالوجی کو نسل کی رپورٹ کو پاس کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایسا ہے کہ انٹریبل منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں 'انگی تجویز یہ ہے
کہ یہ آج یہاں پاس نہیں کریں گے بلکہ اسے کمیٹی کو Refer کریں گے اور جب کمیٹی میں
Refer ہونگی اور اگر آپ Interested ہونگے تو آپ کو بلا لیا جائیگا۔

Mr. Abdus Sobhan Khan: I would like to submit my amendments
and my suggestions.

جناب ڈپٹی سپیکر، اب آپ کو کافی وقت دے دیا گیا ہے۔ اب میں اکرم خان درانی
صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بحث میں حصہ لیں۔

جناب عبدالسبحان خان، سر! آپ یہ زیادتی کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اکرم خان

سید منظور حسین، محترم سپیکر صاحب! زما دا درخواست دے، زہ لہر غوندے
تفصیلی خبرہ بہ پہ دے رپورٹ باندے کول غوارمہ نو دا شتے اوس نہ کیہی
جی۔ نو بنہ دا دہ، پنخویشت منتہ کم یوہ بجہ شوہ او د مانخہ وخت ہم
دے نو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر ہاؤس چاہتا ہے تو اس پر باقی بحث جو ہے، لائسنس صاحب! دو
مقرر باقی ہیں، تو ہم وہ پرسوں کر لیں گے۔
آوازیں: ہاں۔ بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر ہاؤس کی مرضی ہے تو باقی دو جو ہمارے مقرر رہ گئے ہیں، ایک
سید منظور حسین صاحب ہے اور دوسرے سید احمد خان تو اس پر پرسوں بحث ہوگی۔
جناب طاؤس خان: یہ پاس ہو جائے گی۔ اس میں کمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
۔۔۔ (شور)۔۔۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان: میرے قرارداد کا کیا ہوا؟
جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بھی پرسوں لے لیں گے۔

The sitting is adjourned till 10.00 a.m of Monday morning, dated
the 29th, December 1997. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 29 دسمبر 1997 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)